دو رسالے

مسائلِ اعتکاف

(ارشاد)

اور

اعتکاف کی خوبیاں اور اس کی حکمتیں

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مُرتّب

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

دو رسالے

مسائلِ اعتکاف

اور

اعتکاف کی خوبیاں اور اس کی حکمتیں

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود

ناشر مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960

فون : 021- 35123161 ، 021- 35032020

ای میل : lmaarif@live.com

فہرستِ عنوانات

صفحہ نمبر	مضمون

مضمون	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	مضمون
۳۶	حاجتِ شرعیہ کی تعریف
۳۸	ایک قاعدہ
۳۹	معتکف کے لئے اذان کے مسائل
۴۰	**اعتکاف میں حاجاتِ طبعیہ کے مسائل**
۴۰	حاجاتِ طبعیہ کی تعریف
۴۲	اعتکاف میں فوری حاجات پیش آنے کا بیان
۴۲	حاجاتِ ضروریہ کی تعریف
۴۳	اعتکاف کی جگہ کے مسائل
۴۴	معتکف کے لئے مسجد کی حدود
۴۵	معتکف کو مسجد کے ان مقامات پر جانا جائز نہیں
۴۶	اہم ہدایات
۴۶	مسجد کی دیواروں کا حکم
۴۷	معتکف کے لئے کئی منزلہ مسجد کا حکم
۴۸	معتکف کو احتلام ہو جانے کا حکم
۵۰	اعتکافِ مسنون کی قضا کرنے کا طریقہ

مضمون	صفحہ نمبر

مضمون	صفحہ نمبر

مضمون	صفحہ نمبر

☆..............☆..............☆

تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

امّا بعد!

احقر نے عزیزِ محترم مولانا عبد الرؤف سکھروی استاذ و معین مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی کا لکھا ہوا مفید رسالہ "مسائلِ اعتکاف" جستہ جستہ مقامات سے دیکھا۔ ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اعتکاف کے ضروری مسائل بڑی محنت، دقیقہ رسی اور سلیقے کے ساتھ اس رسالے میں یکجا فرمادیئے ہیں۔ اعتکاف کے بعض مسائل بسا اوقات اہل علم کے ذہن میں نہیں رہتے اور فقہ کی مفصّل کتابوں کی مراجعت کا موقع بھی کم ملتا ہے، اور ان سے مفتیٰ بہٖ اور چھنے ہوئے اقوال کی تلاش میں بھی دشواری پیدا ہوتی ہے اس لئے عزیزِ موصوف کا یہ رسالہ ان شاء اللہ صرف عوام ہی کے لئے نہیں، اہل علم کے لئے بھی ایک گرانقدر تحفہ ہے کہ مختصر وقت، بلکہ ایک ہی نشست میں اعتکاف سے متعلق ضروری مسائل

سے واقفیت کے لئے نہایت مفید ہے۔ نہ اتنا مفصّل ہے کہ پڑھنا مشکل ہو، اور نہ اتنا مختصر ہے کہ ضروری مسائل رہ گئے ہوں۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کاوش کو قبول عام فرمائیں، اسے قارئین کے لئے نافع ومفید بنائیں اور اس خدمت پر انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائیں آمین۔ امید ہے کہ عوام اور اہلِ علم دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خاص طور سے جو حضرات اعتکاف کا ارادہ رکھتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایک مرتبہ اس رسالہ کا پورا مطالعہ کریں اور اعتکاف کے دوران بھی اسے اپنے ساتھ رکھیں۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

خادم طلبہ دار العلوم کراچی

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

ضروری وضاحت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ رسالہ ''مسائلِ اعتکاف'' تقریباً بیس سال پہلے مرتّب ہوا تھا اور حق تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں ہر سال چھپ کر اعتکاف کرنے والوں تک پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذاتِ اقدس کے لئے خالص فرمالیں اور معتکفین کے لئے نافع اور مفید بنائیں، آمین۔

احقر نے اس رسالہ میں، اعتکافِ مسنون کے اندر کسی خاص جگہ یا وقت یا کام کو اعتکاف کی نیت کرتے وقت مستثنیٰ کرنے کی گنجائش دی تھی، لیکن اس کے بعد جب حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی نے رسالہ ''احکامِ اعتکاف'' تحریر فرمایا جو اس موضوع پر بہت مفید اور مدلّل رسالہ ہے، اِس میں مسئلہ کی تحقیق بھی فرمائی اور مسنون اعتکاف میں اس گنجائش کو درست قرار نہیں دیا جس کی وجہ سے احقر کو اس مسئلہ میں تردّد ہوگیا، پھر بعد میں اس مسئلہ کی خود بھی مزید تحقیق کی تو حضرت مدظلہم کی تحقیق پر اور زیادہ اطمینان ہوگیا، اس لئے احقر نے سابقہ دی ہوئی گنجائش سے رجوع کرلیا ہے اور اس رسالہ سے اس کو حذف کردیا ہے اور بعض جگہ اس قسم کے مسائل میں ترمیم کردی ہے، اور آخر میں اس مسئلہ کے متعلق ایک مدلّل فتویٰ کا اضافہ کیا ہے۔

یہ وضاحت اس لئے کی ہے کہ جس کے پاس مسائلِ اعتکاف کا سابقہ

مطبوعہ نسخہ موجود ہو وہ اس رجوع کئے ہوئے مسئلہ پر عمل نہ کرے اور اِس ترمیم شدہ رسالہ میں اس کے حذف ہونے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا نہ ہو۔

نیز حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اعتکاف کے بارے میں ایک وکیع مضمون ''البلاغ'' میں شائع ہوا تھا بندہ نے اس کو ایک رسالہ ''اعتکاف کی خوبیاں اور اس کی حکمتیں'' کی صورت میں چند سال پہلے شائع کیا تھا، اب احباب کا یہ مشورہ ہوا کہ اس کو بھی مسائلِ اعتکاف کے ساتھ شائع کرنا چاہئے تا کہ اعتکاف کرنے والے حضرات بیک وقت دونوں کا مطالعہ کرسکیں اور استفادہ کرسکیں، اس لئے اس مرتبہ مسائلِ اعتکاف کے ساتھ اس کو بھی شائع کیا گیا ہے۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاء اللہ عنہ
۲۴/۱/۱۴۲۰ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اعتکاف کے لفظی اور شرعی معنیٰ

اعتکاف کے لفظی معنیٰ ٹھہرنے کے ہیں اور دینی زبان میں، کسی ایسی مسجد میں جہاں اعتکاف میں بیٹھنے کے وقت پنج وقتہ نماز پابندی سے باجماعت ہوتی ہو،(۱) اس میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح)

اعتکاف کا ثواب

حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وآبائہ الکرام سے روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

---

(۱) پنج وقتہ نماز باجماعت کی قید حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہے، حضراتِ صاحبینؒ کے نزدیک یہ قید نہیں ان کے نزدیک ہر مسجد میں اعتکاف درست ہے خواہ پنجوقتہ نمازیں باجماعت ہوتی ہوں یا نہیں (فتویٰ ۱۳۳۸/۴۹)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ معتکف تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے کوئی شخص تمام تر نیکیاں کر رہا ہو۔ (مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کرنے کے لئے صرف ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس معتکف اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیں گے جو (لمبائی چوڑائی میں) خافقین سے زیادہ وسیع ہوں گی۔ (الترغیب)

تشریح: خافقین کے دو معنیٰ بیان کیے گئے ہیں:

(۱) جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہے۔

(۲) جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ معتکف کو دوزخ سے بہت دور رکھا جائے گا، یعنی جہنم میں نہ جائے گا۔

اعتکاف کا رکن

اعتکاف میں صرف ایک رکن ہے اور وہ کسی بھی مسجد میں خاص طریقے

سے ٹھہرنا اور اپنے آپ کو محبوس کرنا ہے۔ (بحرالرائق)

اعتکاف کی شرطیں

اعتکاف میں سات چیزیں شرط ہیں:

مسلمان ہونا۔

عاقل ہونا۔

اعتکاف کی نیّت کرنا۔

مسجدِ جماعت میں ٹھہرنا۔ (۱)

سنّت اور واجب اعتکاف میں روزہ سے ہونا۔

مرد وعورت کا جنابت سے پاک ہونا۔

عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔ (عالمگیریہ)

شرائط کی مختصر تشریح

دوسری شرط "عاقل ہونا" اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ معتکف کا بالغ ہونا ضروری ہے جونابالغ بچہ سمجھدار ہو اس کا اعتکاف بھی درست ہوجاتا ہے۔ (مراقی الفلاح)

(۱) پنج وقتہ نماز باجماعت کی قید حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہے، حضراتِ صاحبینؒ کے نزدیک یہ قید نہیں ان کے نزدیک ہر مسجد میں اعکاف درست ہے خواہ پنجوقتہ نمازیں باجماعت ہوتی ہوں یا نہیں۔ (فتویٰ ۴۹/۱۳۳۸)

چھٹی شرط ''مرد وعورت کا جنابت سے پاک ہونا'' یہ شرط اعتکاف کے حلال اور جائز ہونے کے لئے ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہوتا ہے اور جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ اس لئے معتکف کا جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی اس حالت میں اعتکاف کرے گا تو اعتکاف درست ہو جائے گا، اگر چہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور قیام کرنے کا گناہِ عظیم ہوگا۔ (علم الفقہ)

ساتویں شرط ''عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا، یہ شرط سنّت اور واجب اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ واجب اور سنّت اعتکاف میں چونکہ روزہ ضروری ہے اور حیض ونفاس کی حالت میں روزہ ہو نہیں سکتا اس لئے اگر اس حالت میں اعتکاف کرلیا تو وہ صحیح نہیں ہوگا۔ (علم الفقہ)

چنانچہ اگر عورت کو دورانِ اعتکاف حیض یا نفاس آجائے تو اس کو اعتکاف سے اٹھ جانا چاہئے اگر یہ اعتکاف واجب تھا تو عورت کو اس اعتکاف کی قضا بھی لازم ہے (شامیۃ) واجب اور مسنون اعتکاف میں حیض یا نفاس آنے پر اعتکاف کے قضا کرنے کی پوری تفصیل آگے عورتوں کے مسائل میں آرہی ہے وہاں دیکھ لیں۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (ہندیہ)

(۱)واجب (۲) مسنون (۳) مستحب یا نفل

واجب اعتکاف کی تعریف

جس اعتکاف کی منّت مان لی جائے، وہ واجب ہو جاتا ہے خواہ منّت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے یوں کہنا کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو اعتکاف کروں گا یا منّت کسی بھی شرط پر موقوف نہ ہو جیسے یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمّہ اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا واجب ہے۔ (علم الفقہ)

ہمارے پیش نظر اختصار سے مسائل اعتکاف کا تذکرہ کرنا ہے، واجب اعتکاف کی ضرورت شاذ ونادر ہی پیش آتی ہے اس لئے یہاں اس کی تفصیلات ذکر نہیں کی جائیں گی بوقتِ ضرورت معتبر علماء کرام سے دریافت کرلیں ہم صرف دوسری اور تیسری قسم کے اعتکاف کے مسائل کا ذکر کریں گے۔

اعتکاف مسنون کا بیان

مسنون اعتکاف کی تعریف: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کو اعتکافِ مسنون کہتے ہیں۔ (ہندیہ) اس کا پورا نام سنتِ مؤکدہ علیٰ

الکفایہ ہے۔(مراقی الفلاح)

سُنّت علیٰ الکفایہ ہونے کا مطلب

اعتکافِ مسنون کے سنّت علیٰ الکفایہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف بڑے شہروں کے ہر بڑے محلّے کی کسی مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب محلّے والے اور سب دیہاتیوں کے ذمہ ترکِ سنّت کا وبال رہتا ہے اور اگر ایک آدمی بھی اعتکاف میں بیٹھ جائے تو یہ سنت سب کے ذمہ سے اتر جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسنون اعتکاف کا طریقہ

رمضان المبارک کی ۲۰ تاریخ کو عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آخری عشرے کے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائیں اور جب شرعی طور سے عید کے چاند کا ثبوت ہو جائے تو اعتکاف ختم کر دیں۔ اور یہ غروبِ آفتاب کے بعد ختم ہو جائے گا۔ (شامیہ)

مسنون اعتکاف کی نیّت

مسنون اعتکاف کی اتنی نیت کر لینا کافی ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں'' (ہندیہ)

مسنون اعتکاف کی نیّت کا وقت

مسئلہ: اعتکاف کی نیت ۲۰ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے کرلینی چاہئے ۔ خواہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کریں یا مسجد میں داخل ہوجانے کے بعد کریں۔۔۔۔لیکن اگر غروبِ آفتاب کے کچھ دیر بعد نیت کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا بلکہ مستحب ہوجائے گا، کیونکہ نیت کرنے سے پہلے عشرۂ اخیر کا کچھ وقت ایسا گزر گیا ہے، جس میں اعتکاف کی نیت نہیں تھی لہٰذا پورے عشرے کا اعتکاف نہ ہوا جبکہ مسنون یہی تھا۔ (امداد الفتاویٰ)

اعتکاف کی سب سے افضل جگہ

اعتکاف کے لئے سب سے بہتر جگہ مسجدِ بیت اللہ ہے۔اس کے بعد مسجدِ نبوی ہے، اس کے بعد مسجدِ اقصیٰ ہے ۔جس کو بیت المقدس کہتے ہیں پھر وہ مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہے پھر محلّہ کی وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں اور اگر محلّہ میں جامع مسجد بھی ہے لیکن پنجوقتہ نمازی کم آتے ہیں تو اس صورت میں جامع مسجد میں ہی اعتکاف کرنا افضل ہے کیونکہ نمازِ جمعہ کے لئے باہر جانا نہ

پڑے گا۔ ہاں اگر محلّے میں دو جامع مسجدیں ہوں تو جس میں زیادہ نمازی آتے ہوں وہ افضل ہے۔ (بدائع)

جامع مسجد کی تعریف

جامع مسجد سے مراد ہر وہ مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو نیز وہ بڑی مسجد جس میں نمازی بہت کم آتے ہوں وہ حکماً جامع مسجد ہے اور اس میں بھی جامع مسجد کا ثواب ملے گا۔ جامع مسجد میں اعتکاف کرنے کا ثواب پانچ سو اعتکاف کے برابر ملتا ہے۔ (بدائع)

محلّہ کی جامع میں اعتکاف کرنا افضل ہے

مسئلہ: حقوق کے اعتبار سے اپنے محلّہ کی مسجد ہی کا زیادہ حق ہے کہ اسی میں اعتکاف کیا جائے کیونکہ اعتکاف تراویح بالجماعت کے مشابہ ہے جس طرح محلے کی مسجد میں محلے والے کے ذمّہ تراویح کی جماعت قائم کرنا سنت علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلّے والے تراویح کی جماعت ترک کردیں تو سنت چھوڑنے کی وجہ سے سب گنہگار ہوں گے اسی طرح بڑے شہر کے ہر بڑے محلے میں بالکل کوئی اعتکاف نہ کرے تو سب اہل محلّہ سنت کے تارک ہوں گے اور جو شخص محلّہ میں سے اعتکاف کرے گا تو وہ اپنے اعتکاف کا ثواب بھی پائے گا اور

اہل محلّہ کوترکِ سنت کے وبال سے بچانے کا اس کو الگ ثواب ملے گا کیونکہ اس کے اعتکاف کرلینے سے سب گناہ سے بچ گئے ۔ لہٰذا اس وجہ سے اپنے محلّہ والوں کا زیادہ حق ہے کہ ان کو گناہ سے بچایا جائے بہ نسبت دوسرے محلّہ والوں کے۔ان پر جدا سنت علی الکفایہ ہے،اس لئے اپنے محلّہ ہی کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے۔ (ہندیہ وشامیہ ، جامع الرموز)

اعتکاف کے مستحبّات

اعتکاف کے آداب اور مستحبّات یہ ہیں ان کا پورا پورا اہتمام رکھیں تاکہ اعتکاف کے حقیقی برکات وثمرات نصیب ہوں

(۱) اعتکاف میں اچھی اور نیکی کی باتیں کریں۔

(۲) رمضان المبارک کے آخری پورے عشرے کا اعتکاف کرنے کی کوشش کریں۔

حتی الامکان جامع مسجد میں اعتکاف کریں۔

اپنی طاقت کے مطابق اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی میں صرف کریں۔مثلاً نوافل پڑھیں۔قرآن کریم کی تلاوت کریں،علم دین کی صحیح اور مستند کتابوں کا مطالعہ کریں۔محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ، حضراتِ انبیاء علیہم السّلام کے صحیح واقعات ،صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین،

ائمہ عظام، اولیاء کرام رحمہم اللہ کے حالات و حکایات، ان کے اقوال وملفوظات کا مطالعہ کریں، مسائلِ شرعیہ کی کتابیں پڑھیں مگر جو بات سمجھ میں نہ آئے خود اس کی کوئی تاویل یا مطلب نہ نکالیں۔ بلکہ کسی معتبر عالم سے اس کا مطلب سمجھ لیں۔

اذکارِ مسنونہ پڑھیں۔ جتنی تسبیح آسانی سے پڑھ سکیں سب بہتر ہیں۔ تسبیحات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور جو استغفار یاد ہو وہ پڑھیں، مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ یا رَبِّ اغْفِرْلِیْ اور سیّد الاستغفار کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے، اور جو ذکر کریں توجہ اور دھیان سے کریں۔

درود شریف کثرت سے پڑھیں، سب سے بہتر درود شریف وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا روزانہ پڑھیں تو اچھا ہے۔

اشراق، چاشت، سننِ زوال، اوّابین اور تہجد کی نماز کا پورا اہتمام کریں،

تحیۃ الوضو بھی ترک نہ ہونے دیں۔

فجر سے اشراق تک اور عصر کے فرضوں سے فارغ ہو کر مغرب تک ذکر اللہ اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہیں۔

شبِ قدر کی پانچوں راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے کی کوشش کریں۔

مناجاتِ مقبول کی ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں، اس میں قرآن وحدیث کی بہت اچھی اچھی دعائیں جمع کر دی گئی ہیں۔

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اگر پردہ ڈالنے سے ریا کاری، کبر و عجب پیدا ہونے کا خطرہ ہو نہ ڈالیں۔ اور اگر ان امور کا اندیشہ نہ ہو تو یکسوئی کے لیے پردہ ڈال لینا بہتر ہے۔ البتہ فرض نماز کی جماعت ہونے لگے اور پردہ پڑا رہنے سے جماعت میں خلا رہ جانے کا خطرہ ہو تو پردہ ہٹا دینا چاہیے بلکہ بستر اور سامان اٹھا لینے چاہئیں البتہ اگر مسجد بڑی ہو تو پردہ اور سامان نہ اٹھانے میں بھی کچھ حرج نہیں۔

جہاں تک ممکن ہو دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کو اپنے قول اور فعل اور کسی بھی طرز عمل سے تکلیف پہنچانے سے سخت احتیاط کریں۔ (ہندیہ وفتح القدیر)

اعتکاف کے مباحات

بعض باتیں اعتکاف کی حالت میں معتکف کے لئے جائز اور مباح ہیں:

معتکف کو چاہئے کہ مسجد میں کھائے، پیئے، وہیں سوئے، لیٹے، بیٹھے آرام کرے۔ معتکف کے لئے یہ سب باتیں مسجد میں درست ہیں۔ (ردالمحتار)

اپنے اور بال بچوں کے متعلق یا دوسری خرید وفروخت کی باتیں کرنا بھی بقدر ضرورت جائز ہیں۔ (ردالمحتار)

معتکف کھانے پینے کی مختصر چیزیں اور ضروریات کا سامان بھی ساتھ رکھ سکتا ہے لیکن اتنا نہ ہو کہ دوکان ہی لگالے یا نمازیوں کو جگہ گھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے، اور پڑھنے کے لئے دینی کتب بھی رکھ سکتا ہے۔

کھانے پینے کی یا کوئی ضرورت کی چیز خریدنی ہو تو اس چیز کو دیکھنے کے لئے مسجد میں منگا سکتا ہے تا کہ کوئی خراب چیز نہ آجائے۔ (ردالمحتار)

معتکف کو مختصر سا بستر ہ، کھانا کھانے اور پانی پینے، ہاتھ وغیرہ دھونے کے لئے برتن وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (ردالمحتار)

معتکف تاجر یا کارخانہ دار ہو تو اپنے قائم مقام یا ماتحت ملازمین کو تجارت کی ضروری ہدایات دے سکتا ہے اور اس کے متعلق باتیں دریافت بھی کرسکتا ہے کسی خریدار سے ضروری باتیں کرنی ہوں تو بقدرِ ضرورت لین و دین، سودا

سلف کی باتیں کرنے کی گنجائش ہے۔(بدائع)

معتکف لباس تبدیل کرسکتا ہے، خوشبو استعمال کرنا، سر اور داڑھی میں تیل لگانا، کنگھی کرنا سب باتیں جائز ہیں۔(بدائع)

حالتِ اعتکاف میں معتکف اپنا یا دوسرے کا نکاح کرسکتا ہے۔ بیوی کو طلاق رجعی دے رکھی ہو تو زبانی اس سے رجوع کرسکتا ہے۔(بدائع)

معتکف اپنا سر، داڑھی یا بدن کا کوئی حصہ دھونا چاہے یا کلی کرے تو اس بات کا پورا خیال رکھے کہ مسجد اس کے بالوں اور مستعمل پانی سے بالکل ملوّث نہ ہو، تیل سے مسجد کی صفیں، دیواریں، صحن بالکل خراب نہ ہو ورنہ ممنوع ہوگا۔(بدائع)

معتکف آرام کی غرض سے یا طبعی طور پر یا بلاضرورت کلام کرنے سے گریز کے لئے خاموش رہے تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔(دارالحکام)

حالتِ اعتکاف میں دین کی باتیں کرنا باعثِ ثواب ہے، اور ایسی باتیں کرنا کہ جن میں گناہ نہ ہو مباح ہیں اور بقدرِ ضرورت دنیوی باتیں کرنا بھی منع نہیں لیکن بات کرنے کا مشغلہ نہ بنائیں۔(حاشیہ شرنبلالی)

معتکف کو ناخن کترنے، مونچھیں سنوارنے، خط یا حجامت بنوانے کی بھی رخصت ہے، لیکن مسجد میں ناخن، پانی اور بال وغیرہ بالکل نہ گرنے پائیں۔(فتح المبارى)

تشریح: یہ باتیں اس شخص کو پیش آتی ہیں جو مسلسل ایک ماہ یا زیادہ کا

اعتکاف کررہا ہو ورنہ دس دن اعتکاف کرنے والے کو ان میں مشغول ہونا اچھا نہیں یہ کام اعتکاف کے بعد بھی ہو سکتے ہیں۔

بچوں کو مسجد میں بحالتِ اعتکاف قرآن کریم کی اور دین کی تعلیم دینا درست ہے۔ (بحرالرائق)

معتکف کے پاس حالتِ اعتکاف میں کوئی ضروری کام ہوتو بیوی یا محرمات میں سے مثلاً والدہ، بیٹی، بہن وغیرہ مسجد میں آسکتی ہیں لیکن نماز کا وقت نہ ہو اور پردے کے ساتھ آئیں۔ (کما جاء فی الحدیث)

اگر بیوی یا محرمات سے کچھ مستورات آئیں اور کوئی دوسرا شخص دیکھ رہا ہوتو اسی وقت صفائی کردینی چاہئے کہ ان میرا یہ رشتہ ہے یا یہ میری بیوی ہے تاکہ دوسروں کو بدگمانی نہ۔ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے۔ (کما جاء فی الحدیث)

اعتکاف کے مکروہات

اعتکاف میں بعض باتیں مکروہ اور منع ہیں، بعض باتیں ناجائز اور حرام ہیں، ان سب سے بچنے کا پورا خیال رکھیں۔

اعتکاف کی حالت میں معتکف کو جان کر یا بھول کر، رات میں یا دن میں، مسجد میں یا گھر جا کر بیوی سے صحبت کرنا، بوس و کنار ہونا یا شہوت سے اس کے

ان کو چھونا سب حرام ہے۔ (دار الحکام)

نوٹ: ان امورِ بالا سے اعتکاف ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کے مسائل مفسداتِ اعتکاف میں ذکر کریں گے، جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

بعض باتیں ہر حال میں حرام ہیں، لیکن حالتِ اعتکاف میں اور بھی سختی ہے مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا اور لڑانا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، بہتان لگانا، کسی مسلمان کو ناحق ایذا پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا اور غرور کی باتیں کرنا، ریاکاری وغیرہ کرنا۔ ان سے اور ان قسم کی تمام باتوں سے خوب احتیاط رکھیں۔ (شامیہ)

جو باتیں مباح ہوں جن کے کرنے میں نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے بوقتِ ضرورت، بقدرِ ضرورت کرنے کی اجازت ہے، بلا ضرورت مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ (درمختار)

معتکف کو بلا ضرورت کسی شخص کو مباح باتیں کرنے کے لئے بلانا اور باتیں کرنا مکروہ ہے اور خاص اس غرض سے محفل جمانا، ناجائز ہے۔

موبائل فون کا استعمال

معتکف بقدر ضرورت ٹیلیفون اور موبائل فون استعمال کرسکتا ہے لیکن بلا ضرورت یا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے سے بچنا چاہیے، لیکن اس پر گانے

سننا، فلمیں اور فحش پروگرام دیکھنا یا دیگر ناجائز پروگرام دیکھنا، نامحرم عورتوں سے بلاضرورت باتیں کرنا جائز نہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

معتکف کو اخبارات پڑھنا

معتکف کو بحالتِ اعتکاف ایسی کتابیں اور رسالے جن میں بیکار جھوٹے قصّے کہانیاں ہوں، دہریت کے مضامین ہوں، اسلام کے خلاف تحریرات ہوں فحش لٹریچر ہو، اسی طرح اخبارات عموماً تصویروں سے خالی نہیں ہوتے اور فوٹوؤں کو مسجد میں لانا جائز نہیں اس لیے ان سب باتوں سے معتکف کو بچنا چاہئے اور جس مقصد کے لئے اعتکاف کیا ہے اس میں لگنا چاہئے۔ (اعتکاف کے فضائل و مسائل)

معتکف کو بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت نہ سمجھے تو مکروہ نہیں۔ (بحرالرائق)

تجارتی یا غیر تجارتی ساز و سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا ناجائز ہے اور بلاضرورتِ شدیدہ خرید و فروخت کی بات کرنا بھی مکروہ ہے۔ (درمختار و بحر)

معتکف کو حالتِ اعتکاف میں مسجد کے اندر اجرت لے کر کوئی کام کرنا جائز نہیں خواہ مذہبی تعلیم دینا ہو یا دین و دنیا کا اور کوئی کام ہو۔ (اشباہ، شامیہ)

اعتکاف میں سگریٹ پینے کا حکم

معتکف کو مسجد میں سگریٹ ، بیڑی ، سگار ، حقہ پینا جائز نہیں دورانِ اعتکاف ان سے حتّی الامکان پرہیز کرے، جس طرح روزے کی بناء پر دن میں احتیاط کی، شب میں بھی اجتناب کرے، ہمت کرنے سے اللہ تعالیٰ توفیق دے ہی دیتے ہیں لیکن اگر کسی کو انتہائی شدید تقاضا ہو اور کسی طرح برداشت کئے برداشت نہ ہوتا ہو تو ایسا کرسکتا ہے کہ جب پیشاب پاخانے کے لئے مسجد سے باہر جائے تو راستہ میں اور بیت الخلا میں پی لے۔ اور پھر کوئی ایسی چیز کھالے کہ منہ کی بدبو بالکل دور ہو جائے جیسے الائچی یا پودینہ وغیرہ چبالے۔ (ھکذا سمعتہ من مُرشدی)

اعتکاف کے مُفسدات

بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے واجب اور مسنون اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے، اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے، یاد رہے کہ یہ حکم نفلی اعتکاف کا نہیں ہے۔ اس کا بیان نفلی اعتکاف کے بیان میں آئے گا وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: معتکف کو بلا ضرورتِ شرعیہ وطبعیہ اپنی اعتکاف والی مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں نہ رات میں نہ دن میں، ہر وقت اعتکاف گاہ میں رہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: معتکف ایک منٹ کے لئے بھی بلا ضرورتِ شرعیہ وطبعیہ اعتکاف

گاہ سے باہر نکل جائے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: بلا ضرورتِ شرعی و طبعی، خواہ جان کر نکلے یا بھول کر ہر حال میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: معتکف کے متعلقین میں سے کوئی سخت بیمار ہو جائے یا کسی کی وفات ہو جائے تو معتکف کے چلے جانے سے اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ لیکن ایسی حالت میں چلے جانے سے گناہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر مریض کا سوائے اس معتکف کے کوئی اور تیمار دار نہیں، مریض کو بہت تکلیف ہے، جان کا خطرہ ہو جائے تو معتکف کو چلے ہی جانا چاہئے۔ بعد میں اس کی قضا کر لے، اسی طرح مثلاً میت ہوگئی اور غسل، کفن و دفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے تب بھی اعتکاف میں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے پھر بعد میں قضا کر لے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف میت کو نہلانے، کفن تیار کرنے، نمازِ جنازہ پڑھنے یا پڑھانے کے لئے یا میت کو کندھا دینے کے لئے یا دفن میں شریک ہونے کے لئے باہر چلا جائے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، بلا ضرورتِ شدیدہ اعتکاف نہ توڑے۔ ہاں جب معتکف کے بغیر کوئی انتظام ہی نہ ہو سکے تو بے شک چلا جائے اور بعد میں قضا کر لے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر گیا تھا کہ راستے میں قرض خواہ یا کسی اور صاحبِ حق نے اس کو روک لیا اور معتکف بھی رک کر کھڑا ہو گیا تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا اس لئے معتکف کو چاہئے کہ رک کر کھڑا نہ ہو بلکہ چلتے چلتے اس کو جواب دیدے یا مسجد میں آنے کے لئے کہدے، ایک منٹ کے لئے بھی کھڑا ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: معتکف خود سخت بیمار ہو جائے جس سے مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہو تو معتکف گھر جا سکتا ہے، اس چلے جانے سے اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا، لیکن گنہگار نہ ہو گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف کو اپنی جان یا مال کا قوی خطرہ ہو جائے یا گھر میں کسی کی جان مال، آبرو کا واقعی خطرہ پیدا ہو جائے جس کے دفع کرنے پر بحالتِ اعتکاف قادر نہ ہو تو ایسی صورت میں گھر چلا جائے، گنہگار نہ ہو گا لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کسی حاکم یا غیر حاکم نے زبردستی معتکف کو باہر نکال دیا مثلاً سرکاری وارنٹ آ گیا یا زبردستی قرض خواہ باہر کھینچ کر لے گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، لیکن معتکف گنہگار نہ ہو گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: مسجد گرنے لگے اور معتکف کے دب جانے کا خطرہ ہو یا کوئی بچہ یا آدمی پانی کے کنویں میں گر گیا اور وہ ڈوب رہا ہو یا آگ میں گر پڑے یا گرنے کا خطرہ ہو تو معتکف کو مسجد سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے واجب ہے، لیکن اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ (علم الفقہ)

ایک ہدایت

مذکورہ مسائل میں معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے لئے پہلے اپنے مخلص اور تجربہ کار احباب سے مشورہ کرنا چاہئے، اگر کوئی تدبیر ایسی ہو سکتی ہے کہ خود نکلے بغیر کام ہو جائے تو خود نہ نکلے اور معمولی خطرے سے گھبرا کر فوراً نکل آنا درست نہیں اگر حقیقت میں کوئی نا قابلِ برداشت یا شدید خطرہ ہو جائے تو اعتکاف توڑ دینا چاہئے۔

مسئلہ: معتکف بھول گیا اسے خیال ہی نہ رہا کہ میں اعتکاف میں ہوں اور مسجد سے باہر آ گیا خواہ فوراً اعتکاف یاد آ گیا یا کچھ دیر کے بعد، اعتکاف فاسد ہو جائے گا البتہ گنہگار نہ ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: حالتِ اعتکاف میں ہمبستری کر لینے سے خواہ دن میں یا رات میں، بھول کر یا جان کر، خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف نے شرمگاہ کے علاوہ بیوی کے کسی دوسرے حصۂ بدن کے ساتھ مباشرت کی یا بوس وکنار کیا تو اگر انزال ہو جائے تب تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف نے کسی اجنبی عورت یا مرد پر نظر بد ڈالی یا غلط خیالات میں منہمک ہو گیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ (قاضی خان) ویسے یہ تمام کام حرام ہیں معتکف کو ان سے سخت اجتناب کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: معتکف کسی سے لڑ جھگڑ پڑے اور خدا نہ کرے گالیاں بھی نکال دے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، لیکن گنہگار ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف مسجد میں رہتے ہوئے، مسجد میں سے صرف ہاتھ یا سر نکال دے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: معتکف تھوکنے، ناک صاف کرنے، کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے لئے مسجد سے باہر نہ جائے، وضو کرنے کی جگہ بھی مسجد سے باہر ہوتی ہے۔ وہاں بھی نہ جائے۔ مسجد ہی میں انتظام ہو سکتا ہے۔ اگالدان یا کسی برتن میں تھوڑی راکھ مٹی ڈالکر رکھ لے اور اس میں تھوکے، ناک صاف کرے، سلفچی پچی یا کسی برتن میں ہاتھ دھو لیا کرے، یا وضو کی نالی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ قدم صحن مسجد میں رہیں اور ناک یا دھوون نالی میں

گرے۔ کیونکہ سر اور ہاتھوں کو مسجد میں رہتے ہوئے باہر کرسکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف گرمی سے بچنے کے لئے یا سردیوں میں دھوپ لینے کے لئے مسجد کی حد سے باہر چلا جائے تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: معتکف کو کھانا منگوانے کا انتظام کرلینا چاہئے خواہ گھر سے کوئی لے کر آیا کرے یا ہوٹل والے کو کہہ دے اس کا ملازم وقت پر پہنچادیا کرے، جب انتظام ہوجائے تو معتکف کو خود کھانا لینے کے لئے باہر جانا جائز نہیں، اگر چلا جائے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: معتکف کا باوجود کوشش کے کوئی کھانا لانے کا انتظام نہیں ہوسکا تو خود ہی گھر سے یا ہوٹل سے یا تندور سے لے آنا درست ہے لیکن بلاضرورت وہاں نہ ٹھہرے، کم ازکم اتنا تو کہہ سکتا ہو کہ فلاں وقت کھانا لینے آیا کروں گا تاکہ دوکاندار خیال رکھے اور اس کو سب سے پہلے فارغ کردے۔

اور یہ کھانا لانا غروبِ آفتاب کے وقت درست ہے، غروب سے پہلے ہرگز نہ جائے کیونکہ غروبِ آفتاب سے پہلے ضرورت ثابت نہیں ہوتی اس کے بعد پھر سحری کے آخری وقت تک جانے کا اختیار ہے، بعد میں نہیں اور کھانا مسجد میں لاکر کھانا چاہئے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: کوئی شخص معتکف کا کھانا لاسکتا ہے، لیکن نخرے بہت کرتا ہے تو ایسی

صورت میں معتکف خود جا کر کھانا لا سکتا ہے اسی طرح کھانا لانے کی اجرت بہت زیادہ مانگے تب بھی خود لے آنا جائز ہے۔ (روح الجواھر)

مسئلہ: معتکف کو سخت پیاس لگ رہی ہے، مسجد میں پانی نہیں ہے، نہ کوئی لا کر دینے والا ہے تو خود مسجد سے باہر جہاں پانی ملتا ہو جا کر لا سکتا ہے، اگر پانی کا برتن نہ ہو تو ایسی جگہ پی کر بھی آ سکتا ہے، گرمیوں میں کبھی سحری کے وقت ایسی صورت معتکف کو پیش آ جاتی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف دن میں قصداً روزہ توڑ دے تو روزہ فاسد ہونے کے ساتھ اعتکاف بھی فاسد ہو جاتا ہے، اور روزہ میں بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اعتکاف بھی نہ ٹوٹے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف دوائی لینے کے لئے باہر چلا جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ دوائی کسی دوسرے آدمی سے منگوانی چاہئے، ڈاکٹر کو دکھلانا ہو تو مسجد میں بلا لے۔ (اعتکاف کے فضائل ومسائل)

مسئلہ: معتکف کو احتلام ہو جائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا، خواہ کتنی بار ہو، دن کو ہو یا رات کو۔ (ہندیہ) غسل کے احکام اعتکاف کے مقامات میں گذر چکے وہاں دیکھ لیا جائے۔

مسئلہ: معتکف کسی کی کوئی چیز چرا لے یا مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز

کھاپی لے تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا البتہ گناہگار ہوگا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: معتکف بے ہوش ہوجائے یا دیوانہ، پاگل ہوجائے یا جن بھوت کے اثر سے بے عقل ہوجائے اور ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہی تو ایک دن کا درمیان میں وقفہ ہوگیا تسلسل باقی نہ رہا اس لئے اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور اگر ایک رات دن گزرنے سے پہلے ہی ہوش میں آگیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (ہندیہ)

معتکف کو پیش کرنے والی حاجات کی قسمیں

فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین نے معتکف کو جتنی حاجات اور ضروریات اعتکاف گاہ سے نکلنے کے لئے پیش آتی ہیں ان کی تین قسمیں کی ہیں:

حاجاتِ شرعیہ

حاجاتِ طبعیہ

حاجاتِ ضروریہ

لہٰذا اب تینوں قسموں کے احکام و مسائل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کئے جاتے ہیں۔

اعتکاف میں حاجاتِ شرعیہ کے مسائل

حاجتِ شرعیہ کی تعریف: جن امور کی ادائیگی شرعاً فرض و واجب ہو۔

اور اعتکاف گاہ میں معتکف انہیں ادا نہ کر سکے ان کو حاجاتِ شرعیہ کہتے ہیں مثلاً جمعہ کی نماز اور عیدین وغیرہ کی نماز۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: معتکف کی مسجد میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو اس کو جامع مسجد میں اتنی دیر پہلے جانا چاہئے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں دو رکعت نفل تحیۃ المسجد اور چار سنتیں اطمینان سے پڑھ لے اور اس کا اندازہ خود معتکف پر چھوڑ دیا گیا ہے، اندازے میں کچھ کمی بیشی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں پھر جمعہ کے فرضوں کے بعد چھ رکعت سنتیں اور دو رکعت نفل پڑھ کر اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجانا چاہئے۔ (درِّ مختار)

مسئلہ: جمعہ کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد جامع مسجد میں اگر کچھ زیادہ ٹھہر جائے تو جائز ہے، لیکن مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ جس مسجد میں اعتکاف کرنے کا التزام کیا ہے اس کی ایک طرح کی مخالفت ہے۔ (درِّ مختار)

مسئلہ: معتکف جامع مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لئے جائے اور وہیں ایک رات دن یا اس سے کم و بیش ٹھہرا رہے یا بقیہ اعتکاف وہیں پورا کرنے لگے تب بھی جائز تو ہے یعنی اعتکاف نہ ٹوٹے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: معتکف کو اپنی مسجد میں کسی وجہ سے جماعت نہ مل سکی مثلاً پیشاب پاخانہ چلا گیا تھا، مسجد میں آیا تو معلوم ہوا کہ جماعت ختم ہوگئی ہے تو اب دوسری

مسجد میں جماعت کی خاطر باہر چلے جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معتکف کسی طبعی ضرورت یعنی پیشاب و پاخانہ کے لئے باہر چلا جائے اور اس کو یہ اندازہ ہو جائے کہ مجھے اپنے اعتکاف والی مسجد میں جماعت نہیں ملے گی اور راستہ میں کوئی مسجد ہے جس میں جماعت ہو رہی ہے یا تیار ہے تو ایسی صورت میں راستے کی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور فارغ ہوتے ہی اپنی مسجد میں چلے آنا جائز ہے۔ (ردالمختار)

ایک قاعدہ

معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر چلا جائے پھر جاتے ہوئے یا آتے ہوئے کوئی عبادت ادا کرلے تو یہ جائز ہے مثلاً راستے میں کوئی بیمار مل گیا، چلتے چلتے راستے سے ہٹے بغیر اس کی بیمار پُرسی کرلی یا نماز جنازہ تیار تھی راستے سے ہٹے بغیر اس میں شامل ہو گیا اور نماز کے فوراً بعد چل دیا ذرا سا بھی نہیں ٹھیرا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ امور عبادت ہیں۔ (احکام اعتکاف)

لیکن خاص ان کاموں ہی کے لئے مثلاً عیادت، نماز جنازہ کی نیت سے مسجد سے باہر آنا جائز نہیں ہے ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے، خوب سمجھ لیں، ایک تو انہی کاموں کے لئے مسجد سے باہر آنا یہ ناجائز ہے، ایک یہ کہ شرعی یا طبعی حاجت کے لئے باہر آئے پھر اتفاق سے یہ امور پیش آ جائیں تو ان کو کرنا یہ

درست ہے۔(ردالمختار)

مسئلہ: عیدین کے روز اعتکاف کرنا معصیت ہے، لیکن اگر کوئی شخص اعتکاف کرہی لے تو اس کو عید کی نماز کے لئے، جمعہ کی نماز کی طرح چلے جانا چاہئے اور عید کی نماز سے فارغ ہوکر فوراً اعتکاف گاہ میں آجانا چاہئے۔عید کی نماز کے لئے جانا حاجتِ شرعیہ میں داخل ہے۔(درّمختار)

مُعتکف کے لئے اذان کے مَسائل

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ اور محراب وغیرہ مسجد کے اندر ہیں تو معتکف مؤذن کو خواہ اذان کے لئے مقرر کیا ہوا ہو یا نہ مقرر کیا ہو ہر حال میں اذان کے لئے اس جگہ جانا بلاشبہ جائز ہے اور اذان کے علاوہ کسی اور غرض سے اس جگہ جانا مثلاً کھانے، پینے، لیٹنے، بیٹھنے کے لئے بھی درست ہے۔(بدائع)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ، حجرہ یا محراب کی بغل میں کوئی جگہ مقرر ہے جو مسجد سے خارج ہے مگر اس میں جانے کا دروازہ مسجد کے اندر سے ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن دونوں کو اس جگہ اذان دینے کے لئے جانا یا اور کسی غرض سے جانا سب جائز ہے۔(شامیہ)

مسئلہ: اذان دینے کی جگہ جیسے منارہ یا حجرہ وغیرہ اگر مسجد سے خارج ہے اور اس میں جانے کا دروازہ بھی مسجد سے خارج ہے تو معتکف مؤذن اور غیر

مؤذن اس جگہ صرف اذان دینے کے لئے جاسکتے ہیں، اذان کے علاوہ اور کسی غرض سے مثلاً کھانا کھانے، لیٹنے، بیٹھنے اور ہوا خوری کے لئے معتکف مؤذن اور غیر مؤذن کسی کو حالتِ اعتکاف میں اس جگہ جانا جائز نہیں۔ اور معتکف مؤذن کو بھی اذان دے کر فوراً واپس آجانا چاہئے۔ (شامیہ)

مسئلہ: اوپر منارہ وغیرہ پر جانے کے لئے جو مسائل لکھے گئے ہیں اور ان میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ اعتکاف مسنون اور اعتکافِ واجب کے لئے ہے، نفلی اعتکاف والا ان جگہوں پر ہر وقت جاسکتا ہے۔ (ہندیہ)

اعتکاف میں حاجاتِ طبعیہ کے مسائل

حاجتِ طبعیہ کی تعریف

ایسے امور جن کے کرنے میں انسان مجبور ہے اور وہ مسجد میں نہیں ہو سکتے، ان کو حاجاتِ طبیعہ کہتے ہیں۔ جیسے پیشاب، پاخانہ، استنجا، غسلِ جنابت وغیرہ۔ (ردالمختار)

مسئلہ: شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے جب معتکف مسجد سے باہر چلا جائے تو حتی الامکان ایسی جگہ رفعِ حاجت کرے جو قریب ہو۔ مثلاً معتکف کا گھر دور ہے اور کسی بے تکلف دوست کا قریب ہے یا خود معتکف کے دو گھر ہیں ایک

قریب دوسرا البعید یا مسجد کے قریب سرکاری بیت الخلا ہے یا مسجد سے متصل مسجد کا کوئی بیت الخلا بنا ہوا ہے تو ان میں سے جونسا بیت الخلا قریب ہو اسی میں رفع حاجت کرنی چاہئے البتہ اگر قریب والی جگہ سے طبیعت مانوس نہ ہو جس کی وجہ سے رفع حاجت پوری نہ ہوتی ہو خواہ بتقاضائے طبیعت یا دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہو، پردہ کرانا پڑتا ہے یا اور کوئی دشواری ہے تو دور جگہ جہاں یہ دشواری نہ ہو چلے جانا جائز ہے۔ (شامیہ)

مسئلہ: معتکف کو حاجتِ طبیعہ سے فارغ ہوتے ہی اپنی مسجد میں آجانا چاہئے، بلاوجہ گھیرے رہنا جائز نہیں۔ (شامیہ)

مسئلہ: معتکف کی ریح خارج ہونے لگے اگر ممکن ہو تو اس کو مسجد سے باہر جا کر خارج کرے اگر بلا اختیار مسجد ہی میں خارج ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں معذور ہے۔ (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ: معتکف جب حاجتِ شرعیہ اور حاجتِ طبیعہ کے لئے جائے تو اپنی عادت کے مطابق چال سے چلے، جلدی چلنا ضروری نہیں۔ البتہ ذرا ہلکی اور آہستہ چال چلنا اس لئے بہتر ہے کے چلتے ہوئے سلام کرنے اور جواب دینے میں آسانی ہوگی۔ بعض مرتبہ جس کو معلوم نہ ہو وہ روکنا چاہے یا چلتے چلتے کسی بات کا جواب دینا ہو تو آسانی سے بلا توقف کئے یہ باتیں ہوسکتی ہیں اور چلتے

ہوئے یہ سب کام کرسکتا ہے تیز چال میں ٹھہر جانے یا کسی کے روک لینے کا اندیشہ ہے اور ایک منٹ بھی ٹھہر جائے تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اس لئے ہلکی چال بہتر ہے ورنہ ہر چال چلنا جائز ہے۔(بدائع)

مسئلہ: وضو کرنے کی جگہ ایک قریب ہے اور دوسری ذرا دور ہے تو قریب والی جگہ بہتر ہے، اگر کوئی دشواری ہو تو دور بھی جا سکتا ہے۔اسی طرح پیشاب خانے، استنجا خانے اور غسل خانے کا حکم ہے کہ جب تک قریب ترین جگہ ضرورت پوری ہوتی ہو تو بلا ضرورت دور نہ جائے۔(شامیہ)

اعتکاف میں فوری حاجات پیش آنے کا بیان

حاجاتِ ضروریہ کی تعریف: معتکف کو اچانک کوئی ایسی شدید ضرورت پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے اسے اعتکاف گاہ چھوڑنا پڑ جائے۔ایسی باتوں کو حاجاتِ ضروریہ کہتے ہیں۔(مراقی الفلاح)

مثلاً مسجد گرنے لگے اور معتکف کو دب جانے کا خطرہ ہو جائے یا ظالم حاکم گرفتار کرنے آجائے یا ایسی شہادت دینا ضروری ہو گیا ہو جو شرعاً معتکف کے ذمہ واجب ہے کہ مدعی کا حق اس شہادت پر موقوف ہے دوسرا کوئی شاہد نہیں ہے اگر معتکف گواہی نہ دے تو مدعی کا حق فوت ہو جائے گا یا کوئی آدمی یا بچہ پانی میں ڈوب رہا ہے آگ میں گر پڑا ہے یا خطرہ ہے یا سخت بیمار ہو گیا ہے یا گھر والوں

میں سے کسی کی جان، مال، آبرو کا خطرہ ہے یا سخت بیمار ہوگیا ہے یا جنازہ آ گیا اور جنازے کی کوئی نماز نہیں پڑھاتا ہے یا جہاد کا عام حکم ہوگیا اور جہاد میں شریک ہونا فرض عین ہوگیا یا کسی شخص نے زبردستی ہاتھ پکڑ کر باہر کھڑا کر دیا یا جماعت کے نمازی چلے گئے، اب مسجد میں جماعت کا انتظام نہ رہا۔ اس قسم کی سب حاجاتِ ضروریہ کہلاتی ہیں، اکثر صورتوں میں اعتکاف ترک کرنا فرض اور واجب ہو جاتا ہے اور اعتکاف چھوڑنے کا گناہ بھی نہیں ہوتا۔ (کذافی کتب الفقہ)

رہا اس اعتکاف کو چھوڑنے سے اعتکاف کا فاسد ہو جانا تو اس کا حکم اعتکاف کے مفسدات میں گزر چکا ہے وہاں دیکھ لیں۔

اعتکاف کی جگہ کے مسائل

ذیل میں جو مسائل لکھے جا رہے ہیں، مردوں کے لئے ہیں، عورتوں کے متعلق جو مخصوص مسائل ہیں وہ صفحہ ۸۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

معتکف کو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ وہ اعتکاف کی تینوں قسموں واجب، مسنون اور مستحب میں سے کونسا اعتکاف کرنا چاہتا ہے اور جس مسجد میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ اس مسجد میں درست ہوتا ہے یا نہیں؟

مسئلہ: مسنون اور واجب اعتکاف کے لئے ایسی مسجد ہونا ضروری ہے جس میں پانچوں وقت باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہو۔ (بدائع)

مسئلہ: جس مسجد میں تین چار وقتوں کی باقاعدہ جماعت ہوتی ہے کسی ایک وقت جماعت نہیں ہوتی تو ایسی مسجد میں واجب اور مسنون اعتکاف درست نہیں ہوگا، صرف نفلی اعتکاف ہوسکتا ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: مرد کے لئے ہر قسم کے اعتکاف کے واسطے مسجد کا ہونا ضروری ہے، اگر مرد گھر میں اعتکاف کرے گا تو اس کا اعتکاف درست نہ ہوگا۔ (بدائع)

معتکف کے لئے مسجد کی حدود

مسئلہ: مسجد کی چھت مسجد ہی کے حکم میں آتی ہے اس لئے معتکف مسجد کی چھت پر آجاسکتا ہے بشرطیکہ چھت کا زینہ مسجد کے اندر ہو، اگر زینہ مسجد کے باہر ہو تو پھر اس زینہ سے مسجد کے اوپر اور نیچے آنا جائز نہیں ورنہ اعتکافِ مسنون فاسد ہوجائے گا، البتہ اگر مسجد کا متولی اعتکاف کی ضرورت سے اس زینہ کو مسجد میں داخل کرنے کی نیت کرلے جبکہ اس میں کوئی اور رکاوٹ بھی نہ ہو تو پھر اس زینہ سے معتکف مسجد کے اوپر اور نیچے آسکتا ہے۔ (فتویٰ نمبر ۳۶۲۱ / ۷۲)

مسئلہ: مسجد کا تمام احاطہ عرفاً مسجد ہی کہلاتا ہے لیکن اعتکاف کے بیان میں جہاں مسجد کا لفظ آتا ہے اس سے مراد وہی جگہ ہوتی ہے جہاں تک سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی گئی ہے یعنی مسجد کا اندرونی حصہ برآمدہ اور صحن۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ مسجد میں جس جگہ آپ وضو نہیں کرسکتے،

جنابت کی حالت میں وہاں نہیں جا سکتے وہ جگہ مراد ہے، عموماً جہاں تک مسجد کا صحن کہلاتا ہے، وہاں تک مسجد کی حد ہوا کرتی ہے۔ (بحرالرائق)

معتکف کو مسجد کے ان مقامات پر جانا جائز نہیں

مسئلہ: صحنِ مسجد کے علاوہ جتنی جگہ مسجد کی دوسری ضرورتوں کے لئے مقرر کی ہوئی ہے مثلاً وضو کرنے کی جگہ، وضو کی ٹونٹیاں، نالیاں، وضو کے لئے بیٹھنے کی جگہ، غسل خانے، امام ومؤذن کا حجرہ، جنازہ گاہ، جو دالان علاوہ نماز پڑھنے کے کسی دوسری نیت سے بنائے گئے ہوں، اسی طرح سہ دریاں، تہہ خانے، بچوں کی تعلیم گاہ، مسجد کا صدر دروازہ یا کوئی دوسرا دروازہ جہاں تک جوتے پہنے ہوئے آجاتے ہیں اور ان سب کی چھتیں، کوئی افتادہ پلاٹ۔ اسی قسم کی وہ تمام جگہیں جو مسجد کی کسی ضرورت و مصلحت کے لئے یا نمازیوں کے آرام کے لئے بنائی گئی ہوں اور اگر چہ یہ مسجد کے احاطے کے اندر ہی ہوں لیکن معتکف کے لئے یہ مسجد کے حکم میں نہیں ہوتیں۔ ان سب جگہوں پر معتکف کو جانا جائز نہیں ہے۔ الّا یہ کہ وہاں شریعت نے ضرورتاً جانے کی اجازت دی ہو جیسے وضو کرنا، پیشاب پاخانہ کرنا، غسلِ جنابت کے لئے چلے جانا یہ سب بقدرِ ضرورت جائز ہے۔ (درمختار و جامع الرموز)

مسئلہ: صحنِ مسجد میں جو حوض بنا ہوتا ہے وہاں بھی وضو کرنے تو جا سکتا ہے،

لیکن کسی دوسرے کام مثلاً کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے، گُلّی کرنے کے لئے، کھانے کے برتن دھونے کے لئے جانا جائز نہیں یہی حکم ہر وضو کی جگہ جانے کا ہے۔ (جامع الرموز)

مسئلہ: عید گاہ اور جنازہ گاہ میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (جامع الرموز)

اہم ہدایت

اوپر معتکف کو جن مقامات پر جانا شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہے ان مقامات کو بار بار پوری توجہ سے پڑھیں۔ اکثر و بیشتر معتکف حضرات بے دھیانی یا مسائل سے لاعلمی کی بنا پر یہاں کبھی ہاتھ دھونے، کبھی گُلّی کرنے، کبھی ناک صاف کرنے، کبھی برتن دھونے اور اسی طرح کے دوسرے متفرق کاموں کے لئے چلے جاتے ہیں جس سے ان کا اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور انہیں اس کا علم بھی نہیں رہتا۔ یاد رکھئے کہ شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر ان ذکر کردہ مقامات پر چلے جانے سے خواہ وہ جانا صرف ایک منٹ کے لئے ہو اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسجد کی دیواروں کا حکم

مسئلہ: مسجد کی دیواریں جن پر مسجد کی عمارت قائم ہے مسجد ہی کے حکم میں

ہوتی ہیں لہٰذا اس دیوار میں کوئی محراب، طاقچہ، الماری یا کھڑکی بنی ہوئی ہو یا لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہو تو ان مقامات پر معتکف حالتِ اعتکاف میں آ جا سکتا ہے، جائز ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مسجد کی جو دیوار الگ بنی ہوئی ہو یا اس کے متعلق شبہ ہو کہ پتہ نہیں بانی مسجد نے اس کو مسجد میں شامل کیا ہے یا نہیں یا دیوار تو نہ ہو بلکہ دوسری کوئی ایسی جگہ ہو جس کے متعلق شبہ ہو کہ معلوم نہیں یہ مسجد میں شامل ہے یا نہیں تو جب تک تحقیق نہ کرلے کہ یہ مسجد میں شامل ہے یا نہیں اس وقت تک وہاں جانا جائز نہیں۔ (امداد الفتاوےٰ)

معتکف کے لئے کئی منزلہ مسجد کا حکم

مسئلہ: جو مسجد کئی منزلہ ہو تو اس کی ہر منزل میں اعتکاف ہو سکتا ہے اور کسی ایک منزل میں اعتکاف کر لینے کے بعد اس کی دوسری منزل پر بھی معتکف جا سکتا ہے بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ مسجد کے اندر ہی ہو حدودِ مسجد سے باہر نہ ہو، اگر مسجد کی حدوں سے دو چار سیڑھیاں بھی باہر ہو جاتی ہوں تو بھی جانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: حاجاتِ شرعیہ (مثلاً جمعہ کی نماز کے لئے جانا) حاجاتِ طبعیہ (جیسے بول و براز اور غسلِ جنابت) کے لئے جانا جائز ہے، ان کو مستثنیٰ کرنے

کی ضرورت نہیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ اعتکاف کرتے وقت آپ نیت میں یہ بھی شرط لگائیں کہ میں جمعہ یا پیشاب پاخانے کے لئے جایا کروں گا، ان کی شریعت نے خود ہی اجازت دے دی ہے، اس لئے یہ خود بخود ہی مستثنیٰ ہوجاتے ہیں۔ (شامیہ وجامع الرموز)

معتکف کو احتلام ہوجانے کا حکم

معتکف کو دن یا رات میں احتلام ہوجائے تو اس سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا۔ معتکف کو چاہئے کہ آنکھ کھلتے ہی پہلے تیمّم کرے یا تو پہلے ہی سے ایک کچی یا پکّی اینٹ رکھ لی جائے ورنہ بدرجۂ مجبوری مسجد کے صحن یا دیوار پر تیمّم کرے پھر غسل کا انتظام کرے۔ (بدائع)

غسل کا انتظام خود بھی کرسکتا ہے، دوسرا کوئی کردے تو یہ بھی جائز ہے۔ مثلاً پانی کا بھرنا، پانی ڈالنے کے لئے لوٹا یا کوئی برتن لانا۔ اگر دوسرا کوئی انتظام کررہا ہو تو اتنی دیر معتکف تیمّم کے ساتھ مسجد میں رہے۔ پھر نہا کر کپڑے پہن کر مسجد میں آجائے۔

مسئلہ: سردیوں میں احتلام ہوجائے اور ٹھنڈے پانی سے ضرر کا اندیشہ ہو تو معتکف تیمّم کرکے مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کردے تاکہ گرم پانی ہوجائے، اگر قرب وجوار میں کوئی گرم حمام ہو تو قریب والی دوکان پر بھی غسل

کر کے آسکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو حمام والے کو اپنے آنے کی اطلاع کر دے اور غسل کر کے فوراً چلا جائے۔ (شامی)

مسئلہ: گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنے کے واسطے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ (امداد الفتاویٰ)

مسئلہ: غسلِ جمعہ کے لئے بھی معتکف کو مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے البتہ جمعہ سے قبل ضرورتِ شرعیہ وطبعیہ مثلاً جمعہ پڑھنے یا پیشاب پاخانے کے لئے باہر گیا تو واپسی میں غسلِ جمعہ کرسکتا ہے، جلدی سے غسل سے فارغ ہو کر مسجد میں آجائے، کیونکہ غسلِ جمعہ مسنون اور عبادت ہے اور ایسی صورت میں ہر عبادت ادا کی جاسکتی ہے۔ (امداد الاحکام)

مسئلہ: معتکف کو ہر نماز کیلئے خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنّت ہو، نفل ہو، تلاوتِ قرآن مجید کرنا ہو، سجدۂ تلاوت کرنا ہو، نماز قضا کرنا ہو، ان سب کے لئے جس وقت چاہے وضو کرنے کے لئے باہر چلے جانا جائز ہے کیونکہ ان سب کے لئے وضو کرنا شرط ہے۔ البتہ جس وقت وضو کرنا شرط نہ ہو بلکہ مستحب ہو جیسے وضو پر وضو کرنا یا ذکر الٰہی کے لئے کرنا ہو تو وضو کرنے کے لئے باہر نہ جائے۔ باہر سے مراد وہ جگہ بھی ہے جہاں مسجد میں وضو کیا کرتے ہیں۔ (بحرالرائق وشامیہ)

مسئلہ: معتکف کا بدن یا کپڑے ناپاک ہو جائیں تو خود بھی مسجد سے باہر

جا کر دھوسکتا ہے کیونکہ ناپا کی اور ناپاک چیز سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔ (شامیۃ)

مسئلہ: مسجد میں وضو کا پانی ختم ہو گیا ہو تو جہاں سے جلدی لا سکتا ہو وہاں جا کر پانی لا سکتا ہے اور اگر گھر جانا پڑے تو وہاں بھی جانا جائز ہے، خواہ وہیں وضو کر کے آجائے یا مسجد میں آکر نالی پر وضو کرے درمیان میں کہیں بلا ضرورت توقف نہ کرے۔ (جامع الرموز)

اعتکاف مسنون کی قضا کرنے کا طریقہ

اس سلسلے میں سب سے پہلے امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ رشیدیہ سے کچھ سوال وجواب نقل کرتا ہوں، پھر مسائل ذکر کروں گا۔

سوال: عشرۂ اخیرہ رمضان کے مسنون اعتکاف میں جمعہ کے لئے یا تبرید (یعنی ٹھنڈک حاصل کرنے) کے لئے غسل کرنے کی غرض سے خروج عن المسجد (مسجد سے نکلنا) مُفسدِ اعتکاف ہے یا متیمّم یا جائز غیر مفسد اور خروج عن المسجد سے مراد احاطۂ مسجد ہے یا وہ حصہ ہے جو نماز کے لئے مسجد کے حکم میں ہے یا کیا؟

جواب: جس روز کا اعتکاف شروع ہو گیا ہے اس کے لئے مُفسد ہے، بقیہ ایام کے لئے مُنہی اور متیمّم، البتہ منذور کے لئے مجموعہ کا بھی مفسد ہے۔ اور مسجد وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے نہ کُل احاطۂ مسجد۔ (امداد الفتاویٰ)

سوال: اگر اکیسویں روز اعتکاف کیا بعدہٗ کسی وجہ سے اعتکاف فاسد

ہوگیا تو روزِ دوم وسوم پھر کر لینے سے اعتکافِ رمضان میں شامل ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکافِ مسنونِ دس روزہ تو اس سے فوت ہوگیا باقی جتنے دن کا اعتکاف کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

مسئلہ: اعتکافِ مسنون میں جس روز اعتکاف فاسد کیا ہے اسی ایک دن[1] کی قضا واجب ہوتی ہے، پھر اگر رمضان کے ابھی کچھ ایام باقی ہیں ان میں اس کی قضا کی نیّت کر کے اعتکاف کرے تو بھی درست ہے، یا عید الفطر کے بعد شش عید کے نفل روزوں کے ساتھ اس روز کا اعتکاف کر لے، ورنہ جب موقع ہو ایک نفلی روزہ رکھ کر اس ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرے۔ (ردالمحتار)

---

(۱) مسنون اعتکاف میں اگر کسی دن اعتکاف فاسد ہوگیا تو اس ایک دن کی قضا واجب ہوتی ہے، اس میں ایک دن سے مراد رات اور دن دونوں ہیں یا صرف دن مراد ہے؟ اس کی صراحت باوجود تلاش کے نہ ملی البتہ نذر کے بعض جزئیات سے واضح ہوتا ہے کہ دن سے خاص دن مراد ہے، رات اس میں شامل نہیں، لہٰذا جس کا کسی دن کا اعتکاف مسنون فاسد ہوگیا ہو، اور وہ صبح صادق کے طلوع سے پہلے مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو، اور روزہ بھی رکھے، تو اُسی دن غروبِ آفتاب کے بعد اس کا اعتکاف پورا ہو جائے گا (کذا فی احسن الفتاویٰ واحکامِ اعتکاف ص ۵۱ وفتویٰ دارالعلوم کراچی ۱۲۵۴/ ۲۷)

مسئلہ: فقہاءِ کرامؒ کی مختلف عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص عشرۂ اخیرہ کے مسنون اعتکاف کی نیّت سے اعتکاف میں بیٹھ جاتا ہے، پھر وہ دو تین روز گزرنے کے بعد کسی بہت شدید مجبوری کی بناء پر یہ نیت کرتا ہے کہ آج کے دن کا اعتکاف پورا کر کے مغرب کے بعد گھر چلا جائے گا یعنی اگلے دن کے اعتکاف کی نفی کر دیتا ہے کہ اگلے دن مجھے اعتکاف نہیں کرنا ہے تو اس کا مسنون اعتکاف ختم ہو کر نفلی اعتکاف ہو جائے گا اور چلے جانے سے اس پر کوئی قضا لازم نہیں آئے گی کیونکہ اس نے شروع کر کے اعتکاف کو نہیں توڑا بلکہ ختم کر لیا۔ ہاں ختم کرنے کی نیّت نہیں کی بلکہ غروبِ آفتاب کے بعد اگلے روز کا اعتکاف شروع ہو جانے کے بعد اسی رات یا دن کے درمیان میں چلا جائے گا تو اس ایک دن کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس ایک دن کی قضا کرنی لازم ہوگی۔ (درمختار و شامیہ)

☆............☆............☆

نفلی اعتکاف کا بیان

نفلی اعتکاف کی تعریف

اعتکافِ واجب و مسنون کے علاوہ جس وقت جو اعتکاف کیا جائے گا وہ نفلی ہوگا۔ (ہندیہ)

نفلی اعتکاف کی نیّت

نفلی اعتکاف کی نیّت یوں کرلینا کافی ہے کہ ''اے اللہ جتنی دیر میں اس مسجد میں رہوں گا اعتکاف کی نیّت کرتا ہوں''۔ اور صرف دل میں ارادہ کرلینا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ (بحرالرائق)

نفلی اعتکاف کے مسائل

مسئلہ: نفلی اعتکاف ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔ خواہ وہاں نماز با جماعت کا انتظام ہو یا نہ ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نفلی اعتکاف کی کوئی مقدار مقرر نہیں، ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے بلکہ مسجد کی اگلی صف سے چلتے وقت نیت کرلینے سے دروازے تک آنے کا یا ایک دروازے سے گزر کر دوسرے دروازے سے نکلنے تک بھی اعتکاف

ہوسکتا ہے۔ (کنز الدقائق)

ایک نصیحت

یہ اللہ تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ جب بھی مسجد میں جانا ہو، نماز کا وقت ہو یا نہ ہو، رمضان شریف کا مہینہ ہو یا کوئی دوسرا مہینہ نفلی اعتکاف کی نیت کرلیا کریں۔ تو دوسری نیتوں کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب مل جایا کرے گا۔ مؤمن تو نیکیوں کا بڑا حریص ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔

مسئلہ: نفلی اعتکاف کے لئے روزے سے ہونا بھی ضروری نہیں روزے بلا روزے سب طرح ہوسکتا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کسی شخص نے نفلی اعتکاف کا کوئی وقت مقرر کرلیا مثلاً ایک دن، دو دن، تین دن، ایک رات ایک دن، ایک گھنٹہ، دو گھنٹے تو بہتر یہی ہے کہ اس کو پورا کرے، لیکن اگر درمیان میں سے اٹھ کر چلا جائے تو یہ اعتکاف ختم ہوجائے گا، اس کو اعتکاف توڑنا نہیں کہیں گے اور بقیہ اعتکاف کی قضا بھی واجب نہیں، جتنا اعتکاف کرلیا اتنا ثواب پالیا۔ (بدائع)

مسئلہ: کسی صاحبِ علم کو یہ اشکال ہو کہ نفل شروع کردینے سے اس کا پورا کرنا واجب ہوجاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جتنا وقت اعتکاف میں آگیا وہی واجب ہوا تھا اور جو باقی ہے اس میں

اعتکاف شروع ہی نہیں ہوا لہٰذا وہ واجب بھی نہیں ہوا اور اس کی قضا بھی نہیں ہے۔ (شامیۃ)

مسئلہ: مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیّت کرنا، یاد نہ رہا تو بعد میں جب یاد آجائے اس وقت نیّت کرسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسجد سے باہر ہونے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے نیت کرلے انشاء اللہ تعالیٰ ثواب مِل جائے گا۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ: نفلی اعتکاف میں بار بار اٹھ کر چلے آنا اور پھر آجانا سب جائز ہے۔ (ہندیہ)

نفلی اعتکاف کے قضا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نفلی اعتکاف توڑ دینے سے اس کی قضا لازم نہیں ہوتی، بلکہ وہ ختم ہوجاتا ہے، لیکن اس کا کوئی وقت متعیّن کرلینے کے بعد حتی الامکان اس کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (درمختار)

مسئلہ: نفلی اعتکاف کو بلا کسی عذر کے بھی توڑ دے تو اس کی قضا لازم نہیں ہوتی، کیونکہ وہ ختم ہوجاتا ہے۔ (ہندیہ)

☆.........................☆.........................☆

عورتوں کے مسائلِ اعتکاف

مسئلہ: عورت جب عشرۂ اخیرہ رمضان المبارک کا مسنون اعتکاف کرنا چاہے تو رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے اس جگہ پر آجائے جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتی ہے اور جب عید کا چاند ثابت ہوجائے، اس جگہ سے باہر آجائے۔ باقی اعتکاف کی حالت میں دن رات اسی اعتکاف کی مقررہ جگہ میں رہے، وہیں کھائے وہیں پیئے، وہیں سوئے۔ صرف وضو کرنے اور پیشاب پاخانے کیلئے (یا احتلام ہوجائے تو غسل کرنے کے لئے) باہر آسکتی ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: گھر میں کوئی جگہ پہلے ہی سے مقرر کی ہوئی ہے مثلاً وہاں نماز کے لئے چوکی، پٹڑا یا چٹائی وغیرہ ڈالی ہوئی ہے یا یہ چیزیں ہر وقت نہیں بچھی رہتیں تو مضائقہ نہیں البتہ اکثر و بیشتر ایسی جگہ مصلّٰے بچھا کر نماز پڑھنے کی عادت ہے تو یہ نماز پڑھنے کی جگہ عورت کیلئے بمنزلہ مسجد کے ہے۔ (ہندیہ)

اور اگر پہلے سے کوئی نماز کے لئے جگہ مقرر نہیں کی ہوئی ہے بلکہ کبھی کسی جگہ کبھی کسی جگہ نماز پڑھا کرتی ہے تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی آئندہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر کرلینا ضروری ہے، نماز کے لئے جگہ مقرر کرنے کے بعد وہاں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے اب یہ جگہ اس کے لئے ایسی ہوگئی جیسے مرد کے

لئے مسجد ہوتی ہے جس طرح مرد کا مسجد سے باہر چلے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح عورت کا اس مخصوص اعتکاف کی جگہ سے بلا عذر باہر آجانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: جب عورت اپنی اعتکاف گاہ میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو جائے تو اب اس جگہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا جائز نہیں، اگر ایسا کیا تو اعتکاف قائم نہ رہے گا خواہ دوسری جگہ جہاں منتقل ہوئی ہے اسی مکان کے اندر ہو جس میں اعتکاف گاہ ہے خواہ اس کمرہ کے علاوہ کسی دوسرے کمرے میں ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر نہیں ہے اور نہ اعتکاف میں داخل ہونے سے پہلے متعین کی، بلکہ جہاں دل چاہا اعتکاف کے لئے بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔ (شامیہ)

مسئلہ: عورت نے نماز پڑھنے کے لئے جگہ تو مخصوص کر رکھی ہے لیکن اعتکاف اس جگہ نہیں کیا بلکہ کسی سہولت وغیرہ کی غرض سے کسی دوسری جگہ بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف بھی درست نہ ہوگا، یہ ایسا ہی ہوا کہ مرد اپنی سہولت کی خاطر مسجد چھوڑ کر مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرے۔ تو جس طرح مرد کا اعتکاف نہ ہوا اسی طرح عورت کا بھی اعتکاف درست نہ ہوگا۔ (شرح نقایہ)

مسئلہ: ہاں عورت کو اپنی نماز کی جگہ تبدیل کر لینے کا اختیار ہے۔ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ مقرر کر سکتی ہے۔ جیسے سردیوں میں ایک جگہ ہوتی ہے گرمیوں میں دوسری جگہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے جہاں اعتکاف کرنا چاہتی ہے یہ نیت کر لے کہ آئندہ نماز اسی جگہ پڑھا کروں گی تو اس نیت کر لینے کے بعد وہاں اعتکاف میں بیٹھنا درست ہو جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: اعتکاف کے باب میں جس جگہ بھی لفظ بیت آیا ہے فقہاءِ شارحین اس کی تشریح مسجد البیت سے کرتے ہیں (جس کے معنی گھر کی مسجد کے ہیں) اس لفظ مسجد البیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کے لئے تمام گھر یا بڑا کمرہ پورا مقرر کر لینا درست نہیں بلکہ گھر میں جہاں عورت نے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کی ہوئی ہے وہی اعتکاف کی جگہ ہے البتہ کوئی چھوٹا کمرہ نماز کے لئے مخصوص کر رکھا ہو وہ اعتکاف گاہ ہو سکتا ہے۔ جب نماز پڑھنے کی جگہ عورت اعتکاف کے لئے بیٹھنے لگے تو مصلّٰی کی جگہ کے برابر میں اتنی جگہ اور گھیر لے کہ آرام کے ساتھ اٹھے بیٹھے اور لیٹ رہے خواہ کوئی چٹائی یا کوئی فرش دری بچھا لے یا نشانی مقرر کر لے، حد قائم کر لینے کے بعد پھر وہاں سے باہر نہ جائے اگر اس مسجد البیت کی حد سے بلا عذرِ معتبر باہر چلی جائے گی تو واجب اور مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور نفلی اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: عورت کو محلّے کی مسجد یا جامع مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے یعنی خلافِ اولیٰ ہے)۔(درِّ مختار)

مسئلہ: فقہاءِ کرام نے عورتوں کو مساجد میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس لئے اعتکاف کرنے سے بدرجۂ اولیٰ روک دینا چاہئے۔ عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں۔ (حاشیہ مراقی الفلاح)

مسئلہ: عورت کو اپنے خاوند سے اجازت لے کر اعتکاف کرنا چاہئے اسی طرح غلام کو اپنے آقا سے اجازت لینا ضروری ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: مرد کو چونکہ اپنی بیوی سے استمتاع کا حق حاصل ہے (استمتاع ہر قسم کے جائز نفع اٹھانے کو کہتے ہیں) اس لئے خاوند اپنی بیوی کو اعتکاف کرنے سے منع کرسکتا ہے۔ اسی طرح آقا اپنے غلام کو بھی روک سکتا ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: خاوند باوجود ممانعت کے حالتِ اعتکاف میں ہمبستری کرلے تو بیوی کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور خاوند گنہگار ہوگا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: عورت نے اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسرے گھر اعتکاف کیا ہوا تھا اسی اثناء میں خاوند نے اس کو طلاق دیدی تو وہ اپنی عدت پوری کرنے کے لئے اپنے گھر آسکتی ہے اس کا یہ اعتکاف نہ ٹوٹے گا، بقیہ اعتکاف اپنے گھر آکر پورا کرے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر اثناء اعتکاف میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف میں اٹھ جانا چاہئے۔ (بدائع)

مسئلہ: پھر یہ دیکھے کہ جس اعتکاف کے دوران حیض آیا ہے وہ واجب تھا تو غسلِ طہارت کرتے ہی فوراً اعتکاف میں بیٹھ جانا چاہئے اور جتنے دن کا اعتکاف حیض آنے کی وجہ سے چھوٹ گیا ہے ان ایام سمیت اور جو باقی دن رہ گئے تھے پورے کرے۔ دوبارہ نئے سرے سے اعتکاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر غسلِ طہارت کے فوراً بعد اعتکاف میں نہ بیٹھے گی تو تاخیر کردینے کی وجہ سے نئے سرے سے دوبارہ اعتکاف کرنا ہوگا۔ یہ بات بھی خیال میں رکھیں کہ یہ مسئلہ نذرِ معیّن کا ہے، نذرِ غیر معیّن کا مسئلہ وہ ہے جو اس مسئلہ کے بعد ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر صورتِ مذکورہ بالا نذرِ غیر معیّن میں پیش آجائے تو ہر حال میں نئے سرے سے اعتکاف کرنا ضروری ہے اور یہ دونوں مسئلے اعتکافِ واجب کے لئے ہیں۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر اعتکافِ مسنون (عشرۂ اخیرۂ رمضان المبارک کے درمیان میں حیض آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہوجائے گا جتنا اعتکاف کرلیا ہے وہ ہوگیا ہے، بقیہ اعتکاف کرنا واجب نہیں۔ پاک ہونے کے بعد خاص اسی ایک دن کی قضا

ضروری ہے جس دن حیض شروع ہوا تھا۔ (بدائع)

اگر حیض کے ایام گزر جانے کے بعد ابھی ماہ رمضان شریف ختم نہیں ہوا تو رمضان المبارک ہی میں ایک دن کا اعتکاف کر کے قضا کر لے ورنہ رمضان شریف کے بعد جب ان چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے ان میں ایک دن کے ساتھ اس اعتکاف کی بھی قضا کر لے ورنہ ایک نفلی روزہ رکھ کر قضا کرنا ہوگا۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر نفلی اعتکاف کے درمیان حیض آجائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس دن ایسا ہوا اس دن کی بھی قضا واجب نہیں۔

بقیہ مسائل، فاسد ہونے یا نہ ہونے کے وہی ہیں جو مُفسداتِ اعتکاف میں گزرے ہیں۔ جن باتوں سے مرد کا اعتکاف ٹوٹتا ہے عورت کا بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: حدیث شریف میں آیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا اور اعتکاف گاہ میں سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ فرمایا۔ پھر کچھ باتیں ارشاد فرمائیں۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ عورت اپنی اعتکاف میں رہتے ہوئے گھریلو ضروریات کی باتیں گھر والوں سے کرسکتی ہے۔ کوئی کام کروانا ہو یا کھانے پینے کی چیز منگانی ہو، نصیحت کرنی ہو تو وہیں بیٹھے بیٹھے ایسی ضروری

باتیں کرسکتی ہے۔(جمع الفوائد)

مسئلہ: عورت اپنے گھر میں جو (مسجد البیت) نماز پڑھنے کی جگہ مقرر کرلیتی ہے اس پر مسجد کے جملہ احکام جاری نہیں ہوتے بلکہ اعتکاف کے فاسد ہونے یا نہ ہونے کا اس جگہ سے حکم متعلق ہے، ورنہ اعتکاف ونماز کے اوقات کے علاوہ وہاں حالتِ حیض میں آجاسکتی ہے، وہاں کام دھندا بھی کرسکتی ہے۔ چونکہ وہ نماز پڑھنے کی جگہ ہے اس لئے اس کو ناپاک نہ ہونے دے، اگر ہوجائے تو پاک کرے۔ نیز اس متعینہ جگہ میں عورت کو نماز پڑھنے کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا مرد کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ثواب ملتا ہے بلکہ حدیث میں تو افضل یا بہتر کا لفظ آیا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:

''حضرت ابوحُمَید سَاعِدِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت اُمّ سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے پیچھے (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کو محبوب رکھتی ہوں (کیا پڑھ لیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں میں بھی جانتا ہوں کہ تیری دلی تمنّا یہی ہے، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ تیرا کوٹھڑی کے اندر نماز پڑھنا محلّے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ اس ارشاد کو سُن کر حضرت اُمِ حُمَید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کے گھر کے اندر سب سے اندرونی حصّے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی تھی اور تمام عمر وہ اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔

محدّث ابن خزیمہؒ نے اس حدیث شریف پر بھی باب لکھا ہے کہ عورت کے لئے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا مسجدِ محلّہ سے اور مسجدِ محلّہ میں مسجدِ نبوی سے بہتر ہے۔ (الترغیب والترھیب)

ذرا غور فرمائیں مسجدِ نبوی میں مرد کو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے، پھر جماعت کا کتنا اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کتنی فضیلت در فضیلت ہے۔ لیکن عورت کو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے۔ بہتری کا یہی مطلب ہوگا کہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب عطا ہوگا۔

دوسری ایک روایت حضرت بی بی امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لئے بہترین مسجد ان کے گھروں کا اندرونی حصّہ ہے۔

☆............☆............☆

اعتکاف میں استثناء کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام ذیل کے مسئلہ میں:

ایک حافظ صاحب ایک مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن انہیں قرآن مجید سننے کے لئے قریب کی دوسری مسجد میں جانا پڑتا ہے آیا شریعت کی رو سے انہیں جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟

فتاویٰ دار العلوم دیوبند کے حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یعنی معتکف حافظ صاحب کو ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ نیز فتاویٰ عالمگیری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی مجلسوں میں معتکف شخص شرکت کر سکتا ہے بہر حال ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ معتکف حافظ قرآن مجید سننے کے لئے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے لیکن ہمارے علاقے کے ایک عالم صاحب فرماتے ہیں کہ معتکف حافظ صاحب کو دوسری جگہ مسجد میں قرآن پاک سننے کے لئے جانے کی اجازت نہیں آیا یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

برائے مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت دلائل کی روشنی میں کریں اور ساتھ فقہی کتابوں کا حوالہ بھی ہو۔

المستفتی:

مولانا عبد الصبور مدنی

مدرّس مدنی مسجد جامعہ عربیہ امینیہ

سرائے عالمگیر ضلع گجرات

الجواب

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

سائل نے سوال میں عالمگیری کے حوالہ سے جس جزئیہ کا ذکر کیا ہے اور اس سے اپنے مسئلہ کے لئے استدلال کیا ہے، یہ درست نہیں۔ کیونکہ عالمگیری کے حوالہ کا تعلق اسی اعتکافِ منذور سے ہے جس میں کسی نے نذر مانتے وقت کسی مجلسِ علم میں حاضر ہونے یا جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد سے نکلنے کا استثناء کیا ہو۔ لیکن جہاں تک رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکافِ مسنون کا تعلق ہے تو اس میں ان کاموں کو مستثنیٰ کرنے کی صورت میں ان کاموں کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کے جواز کی کتبِ فقہیہ میں کوئی تصریح نہیں ملتی۔ اس لئے اگر کوئی اعتکافِ مسنون میں اس قسم کا استثناء کرے تو وہ اعتکاف مسنون نہیں رہے گا نفل ہو جائے گا۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر کسی نے رمضان کے اعتکافِ مسنون میں دوسری جگہ قرآنِ پاک سننے کے لئے جانے کا التزام کیا ہے تو جانے کے دن سے اس کا اعتکافِ مسنون ٹوٹ گیا جس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے، صرف اسی دن کے اعتکافِ مسنون کی قضا نفلی روزے کے

ساتھ کرلے۔

مذکورہ بالا تحقیق کے لئے حوالۂ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت مولانا ظفر احمد عثانی نوّر اللہ مرقدہ اپنی تفسیر احکام القرآن ۱/ ۲۷۲ پر لکھتے ہیں:

وفی التتارخانية عن الحجة لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة مريض وصلاة جنازة وحضور مجلس علم جازذلک. والحاصل ان ما يغلب وقوعه يصير مستثنىً حكماً وان لم يشترطه وما لا فلا الا اذا شرطه انتهى (شامی) قلتُ وهذا محمول على مارواه عاصم بن حمزة بن على قال : اذا اعتكف الرجل فليشهد الجمعة وليعد المريض وليحضر الجنازة وليأت أهله وليامرهم بالحاجة وهو قائم. رواه احمد

ليفعل ذلک كله اذا اشترطه ليصير مستثنىً كالجمعة والا فلا. وهل يشترط مثل ذلک

فی الاعتکاف المسنون تتأدیٰ بہ سنۃ الاعتکاف لم ارہ صریحاً والظاھر لا یصیر اعتکافہ نفلاً لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لایخرج الا لحاجۃ الانسان، ولایشترط الخروج لغیرھما.

(۲) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم احسن الفتاویٰ ۴ر ۴۹۹ پر لکھتے ہیں:

اعتکاف کی نذر میں نمازِ جنازہ، عیادتِ مریض اور مجلسِ علم میں حاضری کے لئے خروج کا استثناء صحیح ہے اور نکلنا جائز ہے بشرطیکہ نذر کی طرح استثناء بھی زبان سے کیا ہو صرف دل کی نیّت کافی نہیں مگر اعتکافِ مسنون میں یہ نیّت کی تو وہ نفل ہو جائے گا۔

(۳) شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم رسالہ احکامِ اعتکاف میں ص ۶۶ پر تحریر فرماتے ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مسئلہ اعتکاف منذور کے بارے میں درست ہے کہ نذر کے وقت ان اشیاء کا استثناء معتبر

ہوتا ہے۔ جہاں تک احقر نے تلاش کیا استثناء کا جزئیہ صرف فتاویٰ عالمگیری میں ملتا ہے کسی اور کتاب متداول میں موجود نہیں فتاویٰ عالمگیریہ کی عبارت میں وقت النذر کا لفظ بتا رہا ہے کہ مراد اعتکافِ منذور ہے۔ نیز آگے دو تین مسائل بیان کرنے کے بعد لکھا ہے (وھذا کلہ فی الاعتکاف الواجب، اما فی السنن فلابأس بأن یخرج بعذر وغیرہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ مسئلہ اعتکاف واجب سے متعلق ہے اور اعتکافِ مسنون کا حکم یہاں بیان نہیں کیا گیا۔

اور چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا کوئی استثناء ثابت نہیں ہے اس لئے اعتکافِ مسنون میں استثناء کی صحت کے لئے دلیلِ مستقل چاہئے جو کہ مفقود ہے لہٰذا اعتکاف کو علی وجہ المسنون ادا کرنے کے لئے استثناء کی گنجائش معلوم نہیں ہوتی۔ ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اعتکافِ مسنون شروع کرتے وقت یہ نیّت کرے تو پھر

اس کا اعتکاف مسنون نہیں رہے گا بلکہ نفل بن جائے گا اور جتنی دیر مسجد سے باہر رہے گا اتنی دیر اعتکاف شمار نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ

☆............☆............☆

معتکف کے لئے مختصر دستور العمل

معتکف کو درج ذیل دستور العمل کی پابندی کرنی چاہئے کیونکہ وہ دربارِ خداوندی میں اسی مقصد کے لئے حاضر ہوا ہے اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔

مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعات نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات نفل اوّابین ادا کرنا............آیۃ الکرسی اور چاروں قُل پڑھ کر بدن پر دَم کرنا۔ اس کے بعد مختصر طعام اور مختصر آرام کرنا۔ پھر نمازِ عشاء کی تیاری اور صفِ اوّل اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرنا۔

عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہوکر علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیّت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کرنا یا کسی مستند و معتبر عالمِ دین کے درس میں شرکت کرنا اگر ایسا درس ہوتا ہو۔ نیز شبِ قدر میں مطالعہ سے فارغ ہوکر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر و تلاوت اور نوافل میں مشغول رہنا۔ اور جب سونے کو دل چاہے تو پوری طرح سُنّت کے مطابق قبلہ رو ہوکر (اگر ممکن ہو) سونا۔

(۳)——— موسم کے لحاظ سے صبح صادق سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہونا——— طبعی ضروریات سے فارغ ہوکر سنّت کے مطابق وضو کرنا۔ اور تحیۃ

المسجد، تحیّۃ الوضوء اور تہجّد کی نفلیں ادا کرنا اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر خاموشی سے ذکر و تسبیح میں مشغول رہنا، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر اپنے جملہ مقاصدِ حسنہ اور فلاحِ دارین کی دعا مانگنا۔

(۴) صبح صادق سے کوئی آدھا گھنٹہ پہلے سحری کھانا۔ اور سحری سے فارغ ہو کر نمازِ فجر کی تیاری کرنا۔ صفِ اول اور تکبیر اُولیٰ کا خیال رکھنا۔ جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہنا۔

(۵) نماز فجر سے فارغ ہو کر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کرنا اور سُبحَانَ اللّٰہِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکبَرُ اَستَغفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھنا۔

(۶) اشراق کے وقت کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات نفل ادا کرنا، پھر آرام کرنا اور چاشت کے وقت بیدار ہو کر کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات نفل چاشت کی ادا کرنا اور جتنا ہو سکے صحیح تلفظ کے ساتھ کلام پاک کی تلاوت کرنا۔

(۷) جب زوال ہو جائے تو چار رکعت نفل سنن زوال ادا کرنا اور نمازِ ظہر کے انتظار میں صفِ اول میں بیٹھنا۔ اور تکبیرِ اُولیٰ کا اہتمام کرنا، ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح پڑھنا، اور تلاوت کرنا، پھر اگر کچھ تھکن محسوس کریں تو کچھ آرام کرنا۔

(۸) نمازِ عصر سے کوئی آدھ گھنٹہ پہلے بیدار ہونا — وضو کر کے تحیۃ الوضوء اور دیگر نوافل پڑھ کر نمازِ عصر کا انتظار کرنا، اور اس سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کرنا۔ پھر وہ تسبیحات ادا کرنا جن کا ذکر نمبر ۵ میں گزرا۔ پھر ہمہ تن دعا میں مشغول رہنا۔ یہ وقت نہایت گراں قدر ہے، اس کو افطاری کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دینا۔

(۹) جو باتیں حالتِ اعتکاف میں مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر اجتناب کرنا، جن کی تفصیل اعتکاف کے مکروہات میں گزر چکی ہے اس کا دوبارہ غور سے مطالعہ کریں۔

معتکف پر لازم ہے کہ صفِ اول میں خود آ کر بیٹھے، خود کہیں اور ہو اور تولیہ اور چادر وغیرہ سے جگہ روکے رکھے، ایسا نہ کرے اور اپنے ہر قول و فعل، نشست و برخاست اور طرزِ عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچنے سے بچانے کا اہتمام رکھے، اپنی صفائی کا بھی خاص خیال رکھے اور مسجد کی صفائی کا بھی بہت اہتمام رکھے۔ اپنی اور دیگر احباب اور متعلقین کی عفو و مغفرت کی سرتوڑ کوشش کرے، امید وارِ رحمت رہے، مایوسی کو ہرگز راہ نہ دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صَفْوَةِ الْبَرِيَّةِ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

☆............☆............☆

اعتکاف کی خوبیاں

اور

اس کی حکمتیں

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

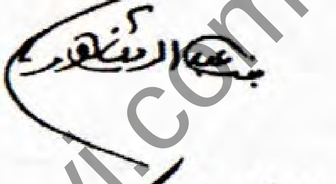
پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

امّا بعد!

احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح وتربیت کے لئے خاص توفیق سے نوازا تھا، آپ کا اندازِ تعلیم نہایت آسان اور مشفقانہ تھا، ہر شخص بآسانی آپ سے استفادہ کرسکتا تھا، سکھر کی معروف مسجد نورانی مسجد میں ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسنون اعتکاف فرمانے کا معمول تھا، اعتکاف کے موضوع پر آپ نے ایک جامع رسالہ ''اعتکاف کے فضائل ومسائل'' تحریر فرمایا تھا، لیکن وہ شائع نہیں ہوسکا، اس میں اعتکاف کے فضائل ومسائل کے علاوہ اعتکاف کی خوبیاں اور محاسن، اعتکاف کی حکمتیں اور آداب بھی تفصیل سے بیان فرمائے تھے جو ماہنامہ البلاغ میں شائع ہوچکے ہیں، اب ان کو کتابی

شکل میں مرتب کرکے شائع کیا جارہا ہے تاکہ اعتکاف کرنے والے ان سے استفادہ کرسکیں ، چنانچہ اگر معتکفین ان مضامین کو چند بار توجہ سے پڑھ لیں توانشاء اللہ تعالیٰ اعتکاف کی روح ان کے ذہن نشین ہوجائے گی اور انہیں اعتکاف کی قدر وقیمت معلوم ہوگی ، اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اعتکاف کرنے والوں کو اس سے خوب فائدہ اٹھانے کی توفیق دیں۔ آمین



بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاء اللہ عنہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۔۸۔۱۴۲۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

أمّا بعد!

اعتکاف کے محاسن اور معتکف کی مثالیں

اعتکاف بہت پیاری اور آسان عبادت ہے جس میں حضرات علماء کرام نے بہت سی خوبیاں اور فائدے بیان فرمائے ہیں یہاں ان میں سے کچھ لکھے جاتے ہیں، چنانچہ صاحب بحرالرائق فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں بہت سی خوبیاں اور محاسن ہیں، ایک یہ کہ بندہ اپنے دل کو امورِ دنیا سے فارغ کر کے مولائے کریم کی طرف متوجہ کر لیتا ہے، دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے، اُسی کا دھیان ہوتا ہے گویا ایک طرح منقطع الی اللہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے گھر یعنی (مسجد) میں آپڑتا ہے اور وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا کی شان کا مشاہدہ کرتا ہے۔

مسجد تو مؤمن کے لئے ایک بڑے مضبوط قلعہ کی مانند ہے بالخصوص حالتِ اعتکاف میں، کیوں کہ شیطان کسی معصیت کی جگہ بہکا کر لے جانے سے قاصر رہتا ہے۔

معتکف کے ظاہرِ حال سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی محتاج بھکاری سب سے بڑے شہنشاہ کے دربار میں دستِ سوال دراز کرنے کے لئے چلا آیا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ مانگوں گا ملے گا، مغفرت چاہوں گا بخشدیا جاؤں گا، ان کی ایک نگاہِ کرم سے دنیا وآخرت کے سب کام بن جاتے ہیں۔

آمد بدرِ تو روسیا ہے نگذاشتہ در جہاں گنا ہے
گر عفو کنی وگر بگیری کس نیست بجز درت پنا ہے
گر نیست چوں من ذلیل ورسوا پس کیست کریم چونتو شا ہے
جاں فدیہ آں نگاہِ لطفت یکبار دگر بمن نگا ہے

اشعار کا ترجمہ

اے پروردگار ایک نہایت گنہ گار بندہ روسیاہ جس نے دنیا کا کوئی گناہ نہیں چھوڑا، آپ کے دروازہ پر آیا ہے، آپ معاف فرمادیں یا پکڑیں آپ کے در کے سوا اس کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے اگرچہ میرا جیسا اور کوئی رسوا اور ذلیل نہیں ہے مگر اے کریموں کے کریم بادشاہ! آپ جیسا کرم ورحم فرمانے والا بھی تو کوئی نہیں ہے، میری جان آپ کی ایک نگاہِ لطف کے قربان جائے ایک مرتبہ پھر مجھ پر ایک نظرِ کرم فرمائیے!

اعتکاف کی روح

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اعتکاف کی روح دل کو اللہ پاک کی ذات کے ساتھ وابستہ کرلینا ہے، معتکف کو چاہئے کہ اپنے تمام خیالات وتوجہات کو یکسو کرکے اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہوجائے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں سماجائے، مخلوقات کی بجائے اللہ پاک کا انس پیدا ہوجائے جو قبر کی وحشت میں کام آئے، کیونکہ وہاں رحمتِ خداوندی کے سوا کوئی مونس وغم خوار نہ ہوگا، اگر دل اللہ جل شانہ کی محبت وشوق سے بھر جائے تو وہ وقت کس لذّت کے ساتھ گذرے گا، اس ایک ساعت کے مقابلہ میں ہفت اقلیم کی بادشاہت بھی کچھ نہ ہوگی، ہر وقت دل یہی تمنا کرے گا۔

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں، تصورِ جاناں کئے ہوئے

انسانوں کا بھیڑیا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سیّدُ الکونین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھیڑ بکریوں پر حملہ کرنے والے وحشی بھیڑیئے کی طرح انسانوں کا بھی ایک بھیڑیا ہے جیسے ابلیس شیطان کہتے

ہیں جس طرح وحشی بھیڑیا اکثر اکیلی دکیلی ریوڑ سے جدا ہو جانے والی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے اسی طرح یہ شیطان (جو خونخوار بھیڑیئے سے کم نہیں) اکیلے دکیلے انسان کو گمراہ کر دیتا ہے لہٰذا تم جماعتِ (حقّہ) سے الگ نہ ہونا (ہمیشہ) جماعت حقّہ اور عامّۃُ المسلمین اور مسجد کے ساتھ ساتھ رہنا (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی طرف بھی اشارہ ہے) (رواہ احمد، الترغیب والترہیب، ص: ۱۸۳، ج:۱)

تشریح: مسجد کی مثال باڑے کی طرح ہے جس طرح بکریاں باڑے میں آ کر بھیڑیئے سے محفوظ ہو جاتی ہیں اسی طرح مؤمن مسجد میں آ کر شیطان کے مکر وفریب سے محفوظ ہو جاتا ہے بالخصوص معتکف کہ اس کے اعضاء معصیت کا ارتکاب کرنے، لہو ولعب میں مشغول ہونے اور ہر قسم کی فضولیات سے بچے رہتے ہیں ناجائز دل کو لبھانے والی آلائشوں سے محفوظ ہوتا ہے، ہمت کرے تو جھوٹ، غیبت، بہتان، عیب جوئی، جھوٹی قسم کھانے، فحش وبے حیائی کی باتیں، زبان کی بیسیوں گناہ کی باتوں سے حفاظت ہو سکتی ہے تمام اوقات تلاوتِ کلامِ مجید، ذکرِ الٰہی، نوافل اور نیک کاموں میں گذرتے ہیں۔

جب معتکف مسجد کے ایک کونہ میں پردہ ڈال کر بیٹھ جائے تو شیطان کہاں بہکا کر لیجائے گا، اسے تو ایک ہی دھن ہوگی اک ہی غم ہوگا

وہ دولتِ غم دی ہے مجھے تیرے کرم نے
مطلب نہ رہا دہر کے اب سود وزیاں سے

جو شخص مسجد میں گھر سے وضو کر کے آئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس شخص نے گھر وضو کیا اور نہایت اچھے طریقہ (مسنون) سے وضو کیا پھر باوضو ہو کر مسجد میں آیا تو گویا یہ حق تعالیٰ جل شانہ کی زیارت کے لئے آیا ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہو جاتا ہے کہ زیارت کو آنے والے کا اکرام کرے۔ (الترغیب، ص:۱۷۸، ج:۱)

تشریح: اگرچہ حق تعالیٰ جل شانہ پر کسی کا کوئی ایسا حق نہیں کہ ان کو پورا کرنا واجب ہو جائے یہ محض اپنے فضل وکرم سے ایسا احسان کرتے ہوئے ایسا فرماتے ہیں اور اکرام کا مطلب یہ ہے کہ اس بندہ پر مزید عنایت ورحمت فرماتے ہیں۔

اور معتکف تو انہیں کے گھر میں وضو کرتا ہے اور وہیں رہتا سہتا ہے اس پر تو اللہ میاں بہت ہی اکرام وانعام فرمائیں گے۔

تیری شانِ بے نیازی کا مقام کس نے پایا
تری یاد دے اجازت، تو بتاؤں میں کہ ہے کیا
میری سجدہ گاہِ حیرت ترا حسنِ آستانہ
مرا ہر نفس حقیقت مرا ہر نفس فسانہ

معتکف کی مختلف مثالیں

مثال (۱) معتکف سوالی بن کر درِرب پڑا رہنے والا ہے۔

کوئی سوالی کسی شریف انسان کے گھر کے آگے آکر جم جائے اور کوئی سوال ڈالدے کہ جب تک میرا یہ سوال پورا نہ ہوگا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا تو انسان ضعیف البُنیان کا یہ حال ہوتا ہے کہ کسی طرح جلدی سوال پورا ہو جائے، تھوڑی ہی دیر میں یا خود اس کو دے دلا کر راضی کر کے ٹالدیتا ہے یا چندہ کر کے اس کا سوال پورا کرتا ہے تو ربِ کریم جو مانگنے والوں سے خوش ہوتے ہیں بلکہ کوئی نہ مانگے، تکبر کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں اور جتنا کوئی سوال کرے بلکہ تمام جہان والے مردے، زندے، جن وانس مل کر اپنی ساری تمنائیں عرض کریں اور سب کی ساری تمنائیں پوری کر دیں تو اللہ جل شانہ کے خزانوں میں ذرہ برابر بھی کمی نہ ہو بھلا ان کے در پر معتکف اپنا بسترہ لگالے تو وہ بے پایاں رحمت والے کائنات کے مالک اس در پر آپڑنے والے کو کیا کچھ نہ دیں گے اور کیا، کیا انعام نہ فرمائیں گے کبھی دستِ سوال خالی نہ لوٹائیں گے، بندہ کو راضی کر کے ہی بھیجیں گے بندہ کا یہ حال ہوگا۔

محو ہوں لطفِ ناز میں تیرے　　　گم ہوں راز و نیاز میں تیرے

پھر انہی لیل ونہار کی تلاش ہوگی۔

عارفی بس اب یہی ہے آرزوئے زندگی
کاش میرا شغل ہو ہر دم طوافِ کوئے دوست

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ کے گھر (مساجد) کے بسانے والے اہل اللہ ہوتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

تشریح: اسی طرح معتکف بھی اللہ تعالیٰ کے گھر (مسجد) کو آباد رکھتا ہے اور چوبیس گھنٹہ وہیں رہتا ہے لہٰذا وہ بھی اہل اللہ میں سے ہوتا ہے۔

مثال (۲) معتکف مسجد میں بسیرا کرنے والا ہوتا ہے۔

جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے میں بسیرا کرتا ہے، اسی طرح معتکف مسجد میں بسیرا کرلیتا ہے وہیں کھاتا پیتا اور سوتا ہے اور اللہ جل شانہ سے آس لگائے بیٹھا رہتا ہے کہ اللہ جل شانہ ضرور اس کو اور اس کے ماں، باپ، اولاد، خویش واقارب، احباب کو بخشیں گے، اللہ میاں بھی آسرا لگانے والے کو محروم نہیں فرماتے وہ تو خود ہی اعلان فرماتے ہیں۔ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُبْتَلًى فَاعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا یعنی ہے کوئی معافی مانگنے والا؟ ہم اس کو معاف کردیں، ہے کوئی مبتلائے دردومرض؟ ہم اس کو عافیت دیدیں، کوئی ایسا

ہے کوئی ایسا ہے؟ تو بھلا اس درِ مسجد کے ملازم کو کیسے محروم فرمائیں گے، یہ تو آیا ہی اس لئے ہے کہ نظرِ کرم ہو جائے، بے شک اللہ پاک اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتے، ایک جگہ کلامِ پاک میں فرماتے ہیں:

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (سورۂ لقمان: ۳۳)

ترجمہ

یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تم کو حیاتِ دنیا دھوکہ میں نہ رکھ دے
اور کوئی دھوکے باز (شیطانِ لعین) تم کو اللہ تعالیٰ کی باتوں
سے دھوکے میں نہ رکھ دے (کہ تم احکام خداوندی سے غافل
ہو جاؤ اور مانگنا، امید رکھنا ترک کر دو)

دعا کئے جاؤ ضرور ان کی نظر کرم ہوگی۔

خسرو غریب است وگدا افتادہ در کوئے شما
شاید کہ روزے از کرم سوئے غریباں بنگری

مثال (۳) معتکف سر کو چوکھٹ پر رکھ دینے والے کی طرح ہے۔

حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معتکف کی بالکل ایسی مثال ہے جیسے اس نے مولائے کریم کی چوکھٹ پر سر رکھ دیا ہے اور یوں کہہ رہا

ہے کہ جب تک آپ میری بخشش نہ فرماویں گے میں سر نہ اٹھاوں گا، بندہ کو بھی اپنے اظہارِ عبودیت کا معبود حقیقی کے در پر کیا اچھا موقعہ ملا!!

گویا یوں کہتا ہے۔

کھٹکھٹاتا ہوں تیری چوکھٹ کو میں — کیا ٹھکانہ گر نہ دے ہیہات تو

گو کثیر المعصیت انسان ہوں میں — ہے مگر رحمانِ مخلوقات تو

مثال (۴) معتکف نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنے والا ہوتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں مرقوم ہے کہ معتکف اپنی تمام حاجاتِ دنیویہ اور امور دنیوی سے فارغ ہوکر اپنے آپ کو بالکل عبادت اور رضا جوئی مولائے کریم کے لئے سونپ دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد میں لگ جاتا ہے من جملہ ان میں سے نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا بھی ہے معتکف اذان و جماعت کا بڑا خیال رکھتا ہے جماعت سے نماز پڑھنے کا شوق رہتا ہے یہی انتظار کرنا ہے اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا نہایت محبوب عمل ہے۔

چنانچہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لا یزال أحدکم فی صلاۃ ما دامت الصلاۃ

تحبسہ (الترغیب، ص: ۲۴۲ ج ۴)

ترجمہ

تم میں ہر شخص نماز ہی میں شمار ہوتا ہے جب تک اس کو نماز روکتی ہے۔

یعنی جماعت کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے یا وقت ہوتے ہی مسجد میں آجاتا ہے، کام دھندے میں بھی یہی خیال رہتا ہے کہ میری نماز با جماعت فوت نہ ہوجائے گویا اس کا دل نماز ہی میں پڑا رہتا ہے ایسے شخص کو ہمہ وقت نماز پڑھتے رہنے کا سا ثواب ملتا ہے۔

ظاہر ہے کہ معتکف بھی مسجد ہی میں رکا ہوا ہے اور نماز کا بڑا خیال رکھتا ہے لہٰذا اس کو بھی ہر وقت نماز پڑھتے رہنے کا ثواب ہوگا۔

مثال (۵) معتکف فرض نماز با جماعت کا ثواب ہر وقت حاصل کرتا ہے۔

حدیث شریف میں یہ آیا ہے:

"فان قام من مصلاه فجلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ لم یزل فی صلوٰۃ حتی یصلی وفی روایۃ البخاری ولم تزالوا فی صلوٰۃ منذ انتظرتموھا وفی حدیث من عقب الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ" (الترغیب، ص: ۲۴۶ ج ۲)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ معتکف نماز فرض با جماعت ادا کرنے کے

بعد دوسری فرض باجماعت نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کو ہمہ وقت فرض باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہوتا رہے گا اور رمضان المبارک کی مزید فضیلت الگ ہے اگر ظاہری حساب اور اندازہ کیا جائے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اعتکاف اکثر جامع مسجد میں ہوتا ہے جہاں ایک رکعت کا پانچ سو رکعت کے برابر ثواب ملتا ہے تو چار رکعت کا ثواب ۵۰۰×۴ = ۲۰۰۰ دو ہزار اور جماعت کا ستائیس گناہ ثواب ہوتا ہے تو ۲۰۰۰×۲۷ = ۵۴۰۰۰ چون ہزار پھر رمضان شریف میں ایک فرض کا ستر گناہ ثواب ملتا ہے تو ۵۴۰۰۰×۷۰ = ۸۰۰۰، ۳۷ سینتیس لاکھ اسی ہزار ہوئے۔ لہٰذا معتکف کو ہر وقت سینتیس لاکھ اسی ہزر فرض پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور فرض کی صرف تکبیر اولی کا ثواب دنیا ومافیہا سے بہتر ہے پھر یہ تو ایک ظاہری اندازہ ہے ورنہ اللہ جل شانہ کی رحمت کا کیا ٹھکانہ ہے، تھوڑے عمل سے راضی ہوجائیں تو قیامت میں میزان عمل کے پلڑے کو بھر دیں گے۔

چنانچہ تفسیر مظہری میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے باری عزاسمہ سے عرض کیا کہ مجھے وہ ترازو دکھلا دیجئے جس میں بندوں کے اعمال نامے قیامت کے روز تولے جائیں گے، جب اس کا ایک پلڑا دکھلایا گیا جو اتنا وسیع تھا کہ مشرق ومغرب بھی اس میں آجائیں اس کو دیکھ کر حضرت داؤد علیہ السلام بیہوش ہوگئے، جب ہوش آیا عرض کیا الٰہ العالمین اتنے

کس بندے کے اعمال ہوں گے جس سے یہ پلڑا ابھرے گا ارشاد فرمایا اے داؤد ! اگر ہم بندے کے ایک چھوارے سے راضی ہو جائیں تو اس چھوارے ہی کا اتنا ثواب دیں گے کہ ثواب سے یہ پلڑا ابھر جائے گا اس کے انعام واحسان کا کوئی اندازہ ممکن نہیں۔

نہیں ممکن ادا ہو حق تیری بندہ نوازی کا
اگر انسان سراپا بھی زبانِ شکر بن جائے

مثال (۶) معتکف ایک گونہ فرشتوں سے مشابہ ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے معتکف ایک طرح سے فرشتوں کے مشابہ ہو جاتا ہے جس کی شان میں یہ وارد ہوا ہے۔

لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ. (سورۃ النحل : ۵۰)

ترجمہ

فرشتے اللہ تعالیٰ کی (بالکل) نافرمانی نہیں کرتے جو کچھ اِن کو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے رہتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

''فرشتے رات دن اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس میں لگے

رہتے ہیں ذرانہیں تھکتے‘‘۔

سو معتکف بھی ایک طرح اسی کے مشابہ ہو جاتا ہے تو کیا اس نعمت کی قدر نہ کی جائے، چند روزہ زندگی ہے جو کرلے پالے گا ورنہ یہاں کا یہیں چھوڑ جائے گا، کسی عربی شاعر نے کہا ہے ان کے اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ شخص جو دنیا اوراس کی زینت سے دھوکہ میں آ گیا ہے
قسم ہے خدا کی یہ دھوکہ عنقریب تجھ کو ہلاک کردے گا،
تو زندگی پر ایسا عاشق ہوا ہے کہ اس سے علیحدگی گوارانہیں کرتا جس طرح کوئی پانی پر آکر واپس جانا ہی نہ چاہتا ہو،
ہر شخص یقیناً قبر میں جانے والا ہے اگر چہ اس کی عمر اور اس کی امیدیں کتنی ہی لمبی کیوں نہ ہوں۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

مثال (۷) معتکف شہنشاہ کے گھر میں آنے جانے والے کی طرح ہوتا ہے۔

عارف باللہ امام عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں سے ہیں معتکف کے متعلق فرماتے ہیں معتکف کی مثال اس

شخص جیسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ یا وزیرِ اعظم یا خلیفۂ وقت کے یہاں ہمیشہ آتا جاتا ہو اگر ایسے شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے اور عادل بادشاہ یا وزیر اس ضرورت کو بآسانی پورا بھی کرسکتے ہوں اور ان کو اس کی حاجت کا بھی پورا علم ہو اگر یہ شخص ان کے دروزاہ پر جا کر کھڑا ہو اور ضرورت پیش کردے تو بادشاہ یا وزیر ضرور اس کی ضرورت پوری کرے گا تو جب ایک انسان سے یہ توقع ہے تو اللہ جل شانہ وعم نوالہ سے کس قدر توقع رکھنی چاہئے جبکہ وہ قادر و قیوم، علیم وخبیر، سمیع وبصیر، قادرِ مطلق اور حاجت روا ہیں۔

معتکف ان کے دروازہ پر آپڑا ہے اگر زبانِ قال سے نہیں زبانِ حال سے تو ضرور وہ عرض کررہا ہے کہ میں اپنے مولائے کریم کے در پر پڑا رہوں گا، یہ دروازہ ایسا نہیں کہ مانگے اور نہ ملے جو اپنی حاجات دینی ہوں یا دنیوی یا اُخروی ہوں دل میں لئے ہوئے ہوں ضرور پوری کراؤں گا، اپنی تمام پریشانیوں، مصائب وحوادث، تفکرات وغموم وھموم جالاحق ہوگئے ہیں اب تمام مصائب کا سبب یہی سمجھتا ہوں کہ میری نافرمانیاں اور خطائیں بہت ہیں، لہٰذا ان تمام حاجات کے ساتھ اپنے گناہوں کی اور تمام مؤمن مرد وعورت کی مغفرت اور نیک مقاصد کے پورا کرانے کی التجا لے کر حاضر ہوا ہوں لہٰذا محض اپنے فضل وکرم سے وہی معاملہ فرمائیں جو آپ کے فضل واحسان کے لائق ہے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

فانک أَهلُ التَّقْوَى وَأَهلُ الْمَغْفِرَةِ.
(سورة المدثر: ۵٦)

ترجمہ

پس بیشک اے اللہ آپ ہی تقوی عطا فرمانے والے اور مغفرت کرنے والے ہیں۔

ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا.
(سورة الأحزاب: ۴۷)

ترجمہ

اور ایمان والوں کو بشارت دیدیجئے کہ یقیناً ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔

پھر ایک مقام پر باری تعالیٰ نے کس قدر امید افزا خطاب سے نوازا ہے پھر مغفرت فرمانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (سورة الزمر: ۵۳)

ترجمہ

''اے نبی! کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جنہوں نے
اپنی جان پر اسراف کیا، وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ
ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف کردے گا
بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے''۔

مثال (۸) معتکف اصحابِ علّیین میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فخرِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھے کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے اس کو علّیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

نیز مسلم، ابوداؤد اور موطا امام مالک میں روایت آئی ہے کہ نمازی نماز پڑھ کر جب تک اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز سے فراغت ہوئی ہے تو فرشتے اس کے لئے دعاءِ مغفرت اور دعاءِ رحمت کرتے رہتے ہیں۔

دوسری روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے یا یہ معنی کہ بدعت کا کام نہ کرے، سو معتکف کو یہ بھی فضیلت ہو جاتی ہے اور تمام مسجد حکماً ایک جگہ ہی شمار کی گئی ہے اس لئے معتکف اٹھ کر دوسری جگہ بھی کسی ضرورت سے چلا جائے تو بہر حال مسجد ہی میں رہے گا اور

تمام دن ورات وہیں رہتا ہے تو تمام دن ورات فرشتے اس معتکف کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں ''اللھم اغفر له اللھم ارحمه'' غور فرمائے کتنا بڑا سرمایۂ آخرت ہے اگر دنیا کا کوئی فرض و واجب کام فوت نہ ہو اور آدمی کام دھندا ترک کر کے دس دن کا اعتکاف کرلے تو کیا کیا رحمتیں ملتی ہیں اور دعا کرے گا تو یہ دس روز کی کمی بھی اللہ پاک پوری فرمادیں گے ہمت کرلینی چاہئے۔

گرچہ رخنہ نیست عالم راپدید   خیرہ یوسف داری باید دوید

مثال (۹) معتکف اَحبُّ البلاد میں جا بستا ہے۔

سبحان اللہ! اللہ پاک نے معتکف کو اَبغضُ البلاد (یعنی بازار) سے اٹھا کر اَحبُّ البلاد (یعنی مسجد) میں بٹھلا دیا ہے یہ سب انہی کی توفیق ہے۔

میری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

مثال (۱۰) معتکف کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ میں جگہ ملنے کی امید ہے۔

جن خوش نصیبوں کو حشر کے میدان اور اس سخت گرمی والے دن میں جب آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر آجائے گا اور لوگ پسینہ پسینہ ہو رہے ہوں گے

عرشِ الٰہی کے سایہ میں جگہ دی جائے گی اور اس کے سایہ میں کھڑے ہوں گے ان میں سے ایک شخص وہ بھی ہیں جس کا قلب مسجد کے ساتھ وابستہ ہو گیا ہو، اس کا دل یہی چاہتا ہے کہ مسجد مین بیٹھا رہے جیسے مچھلی کو پانی میں چین آتا ہے اس کو مسجد میں اطمینان رہتا ہے حدیثِ مبارک کے الفاظ یہ ہیں۔

وَرَجُلٌ قَلبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالمَسجِدِ

ایک حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید الثّقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کو مسجد سے محبت ہوگئی ہے اس کا دل مسجد ہی میں لگتا ہے تو تم اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو۔ (ترمذی)

خداوند تعالیٰ عزّ اسمہ بھی کلام پاک میں فرماتے ہیں: ''اور اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ پاک اور روزِ قیامت پر ایمان لائے ہیں''۔

مثال (۱۱) معتکف مساجد کے اَوْتاد کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدُ الأنبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (جس طرح روئے زمین پر غوث، قطب، ابدال اور اَوْتاد ہوتے ہیں اسی طرح خاص طور سے) مساجد میں بھی اَوْتاد

ہوتے ہیں ان اَوتاد مساجد کی شان ایسی ہے کہ اگر وہ مسجد سے باہر چلے جائیں تو فرشتے انکو ڈھونڈنے لگتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں جب وہ اپنی دنیوی حاجات کیلئے جاتے ہیں تو (اللہ کے حکم سے) فرشتے ان کی امداد کرتے ہیں۔ (ترغیب، ص ۱۸۴، ج:۱)

تشریح: اَوتاد وَتَد کی جمع ہے جس کے معنی میخ کے ہوتے ہیں تو جیسے میخ اپنی جگہ گڑی رہتی ہے اسی طرح یہ بھی مسجد میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اوتاد: اولیاء اللہ میں سے ایک خاص طبقہ کا نام ہے۔

سو دیکھئے معتکف بھی اوتاد مسجد کی طرح ہر وقت مسجد ہی میں رہتا ہے باہر نہیں جاتا الا لضرورۃ تو کیا عجب ہے کہ معتکف بھی اَوتاد میں شمار ہو جائے۔

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو در کریم سے بندہ کو کیا نہیں ملتا

مسجد میں بیٹھ رہنے سے یا دینی بھائی کی زیارت ہوگی یا حکمت کی بات کان میں پڑے گی ورنہ رحمتِ خداوندی کا منتظر تو ہوتا ہی ہے۔

مثال (۱۲) معتکف کو جنتی ہونے کی امید زیادہ ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ایسا مضمون آیا ہے کہ جو آدمی چند کام ایک دن میں پورے کرے تو اس کو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ چند کام یہ ہیں:

(۱) جمعہ کی نماز ادا کرے (۲) روزہ رکھے

(۳) نمازِ جنازہ پڑھے (۴) نکاح میں شریک ہو جائے

(۵) بیمار کی بیمار پرسی کر لے

اور پہلے گزر چکا ہے کہ معتکف جو نیکیاں باہر جانے کی وجہ سے ادا نہ کر سکے برابر وہ نیکیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں لہٰذا معتکف جمعہ ضرور پڑھتا ہے روزے سے بھی ہوتا ہے باقی تین کام میں جانہیں سکتا، اس لئے وہ بھی اعتکاف کی وجہ سے اس کو مل جاتے ہیں اس طرح وہ جنت کی خوشخبری پانے والوں میں داخل ہو جاتا ہے۔

مثال (۱۳) معتکف کے اللہ پاک ضامن ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سردارِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کے ضامن ہو جاتے ہیں جس کے لئے مسجد گھر کی مثل ہو جائے (یعنی جیسے گھر میں جی لگتا ہے اسی طرح اس کا دل مسجد میں لگتا ہے اور مسجد کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے فالتو اوقات مسجد ہی میں گذارتا ہے اور ضمانت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو مصفّٰی فرما کر رحمت فرمائیں گے اور پل صراط سے اللہ کی رضا کی جگہ یعنی جنت میں پہنچا دیں گے۔ (الترغیب، ص: ۱۸۵، ص: ۱) سو معتکف بھی یہ شرف پاتا ہے۔

اِعتکاف کی حکمتیں اور آداب

حکمت نمبر ۱

آیتِ کریمہ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ میں فِي الْمَسَاجِدِ کی تخصیص سے ایک حکمت کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہے کہ مساجد کو اعتکاف کے لئے اس لئے مقرر کیا کہ من جملہ دیگر فضائل کے جماعت سے نماز پڑھنا بھی ایک فضیلت کی چیز ہے اس طرح اعتکاف اور جماعت سے نماز پڑھنا یہ دونوں فضیلتیں حاصل ہو جاتی ہیں اگر صحراء یا دوکان یا کسی کوٹھڑی کو اعتکاف کے لئے مقرر فرما دیتے تو معتکف جماعت اور مسجد کی فضیلت سے محروم ہو جاتا۔

حکمت نمبر ۲

"فِي الْمَسَاجِدِ" کی تخصیص کرنے میں ایک لطیف اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اے معتکفو! تم اس جماعت کی برکت کے محتاج ہو، اگر جماعت سے نماز پڑھنے والے یہ نمازی نہ ہوتے تو تم جماعت کی برکت سے محروم ہو جاتے، تو ساتھ ساتھ عجب کا بھی علاج ہو گیا، سبحان اللہ کیا اعتدال ہے، معتکف جب اپنے آپ کو ان برکات کا محتاج سمجھے گا تو تکبر پیدا نہ ہوگا کیونکہ اس قسم کی خلوت وعبادت سے دوسروں کو کم اور حقیر سمجھنے کا مرض پیدا ہوسکتا تھا اس کا علاج اس

طرح ہوگیا کہ جن کو حقیر سمجھتا ان ہی کی بدولت یہ جماعت کی فضیلت اور برکت حاصل ہوئی ہے اگر جماعت اور مسجد کا انتظام نہ ہوتا تو سرے سے اعتکاف ہی درست نہ ہوتا لہٰذا یہ سوچ کر نمازیوں کی قدر کرے گا۔

حکمت نمبر ۳

معتکف کو یہ بھی ناز نہ ہوگا کہ میرے اعتکاف میں بیٹھنے کی وجہ سے دوسرے لوگ سبکدوش ہوئے، اگر میں اعتکاف نہ کرتا تو سب گنہگار ہوتے، بلکہ یوں سمجھے گا کہ ان لوگوں کی وجہ سے مجھے جماعت بلکہ اعتکاف کی فضیلت حاصل ہوئی اور انہی کی وجہ سے مجھے اعتکاف کی اجازت ہوئی، اگر چہ میرا اعتکاف کرنا ان کی سبکدوشی کا سبب ہوا لیکن وہ سبکدوشی تو اسی اعتکاف کا سبب ہے اور ان کی جماعت میرے اعتکاف کا سبب ہے اور سبب مؤثر ہوتا ہے تو اگر چہ اثر میں وہ میرے محتاج ہوئے مگر مؤثر میں، میں ان کا محتاج ہوں اور یہ کبر و ناز کا پورا علاج ہے سبحان اللہ کیا اچھا علاج ہے کہ پرہیز بھی ہے اور دوا بھی ہے۔

حکمت نمبر ۴

اسی طرح آیت میں لفظ "عَاكِفُونَ" بھی ایک حکمت پر دلالت کر رہا ہے، عکوف کے معنی حبس کے ہیں تو معلوم ہوا کہ اعتکاف میں حبسِ نفس مقصود ہے اس کا صلہ کبھی "عن" آتا ہے کبھی "فی" یا "علیٰ" آتا ہے اور صلہ کے

بدلنے سے عکوف کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہوتا کیونکہ کسی چیز میں رکنا یا کسی چیز پر رکنا، حاصل دونوں کا ایک ہی ہے اس لحاظ سے "عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِد" کے معنی یہ ہوئے "عَاكِفُونَ فِي بُيُوتِ اللّٰهِ" اور اللہ کے گھروں (مساجد) میں رکنا کس غرض کے لئے ہے، ظاہر ہے اللہ کے لئے ہے پس حقیقت وہ ہوئی جس کو امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

خسرو غریب است و گدا افتادہ درکوئے شما
شاید کہ روزے از کرم سوئے غریباں بنگری

جب اعتکاف کی یہ حقیقت ہے جس کے لوازم میں سے عنایت کرنا ہے تو "عَاكِفُونَ" کے لفظ سے یہ بھی بتلادیا کہ جب تم ہمارے دروازے پر آپڑو گے تو کیا ہم تم کو محروم کردیں گے، نہیں ہوایک حکمت یہ بھی ہوئی۔

حکمت نمبر ۵

ایک حکمت اعتکاف کرنے میں یہ بھی ہے کہ اس میں شب قدر کی تلاش ہے، یہ پانچ راتیں ہیں جن میں شبِ قدر ہونے کا احتمال ہے، سبحان اللہ "عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِد" کو شبِ قدر کی تلاش کے لئے مسجد میں پہنچادیا، بھلا گھر میں اس کی فرصت کہاں؟

(ہلاکتیں اور خرابیاں) ہیں جو خلوتِ محضہ میں ہیں اور نہ وہ غوائل ہیں جو صرف اختلاط میں ہیں، کیونکہ معتکف خلوت میں بھی ہے اور جلوت میں بھی ہے، دونوں کا جامع ہے اسی کو خلوت و انجمن کہتے ہیں۔

حکمت نمبر ۹

اہلِ اختلاط (یعنی جو علمائے سلف تنہائی اختیار کرنے پر مخلوقات سے ملنے جلنے کو ترجیح دیتے ہیں) انہوں نے عزلت (یعنی تنہائی میں رہنے میں) ایک یہ خرابی بتلائی ہے کہ اس کی وجہ سے تعلیم و تعلم کا باب بند ہو جاتا ہے، سو اعتکاف میں یہ خرابی نہیں کیونکہ معتکف کو تعلیم و تعلم سے منع نہیں کیا گیا، اور اعتکاف چونکہ مسجد میں ہوتا ہے یہاں اہلِ علم آتے رہتے ہیں اور دین کی باتیں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے معتکف کو تعلیم و تعلم کا موقع بھی حاصل ہے۔

حکمت نمبر ۱۰

عزلت (تنہائی) میں ایک خرابی یہ تھی کہ نماز باجماعت کے ثواب سے محروم رہتا ہے اعتکاف میں یہ بھی نہیں کیونکہ اعتکاف کے لئے مسجدِ جماعت شرط ہے، معتکف سے زیادہ نماز باجماعت کا ثواب اور کسی کو مل ہی نہیں سکتا، وہ تو ہر نماز میں تکبیر اولیٰ کو پاتا ہے اور ہر وقت جماعت کے انتظار میں رہتا ہے اور انتظارِ جماعت کا ثواب بھی جماعت کے برابر ہے۔

حکمت نمبر ۱۱

عزلت میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ بزرگوں کے فیض سے محروم ہو جاتا ہے، اعتکاف اس سے بھی منزہ ہے کیونکہ معتکف پانچوں وقت نمازیوں سے ملتا ہے جن میں بعض اللہ کے ولی بھی ہوتے ہیں۔

حکمت نمبر ۱۲

عزلت میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ اپنے اعمال ہی پیش نظر ہوتے ہیں جس سے کبر و عجب کا اندیشہ ہوتا ہے اختلاط میں اپنے سے افضل لوگوں کے اعمال بھی پیش نظر ہوتے ہیں تو ان کو دیکھ کر تواضع پیدا ہوتی ہے اعتکاف میں یہ غائلہ بھی نہیں، کیونکہ مسجد میں نماز کے لئے بہت لوگ آتے ہیں جن میں بعض لوگ بہت عبادت کرنے والے ہوتے ہیں معتکف کی نظر ان پر پڑتی ہے تو کبر و عجب پیدا نہیں ہوتا۔

حکمت نمبر ۱۳

عزلت میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ شہرت ہو جاتی ہے، اعتکاف میں یہ بھی نہیں کیونکہ معتکف کسی پہاڑ کی کھو میں نہیں بیٹھتا جس سے شہرت ہو، بلکہ بستی کی مسجد میں بیٹھتا ہے جہاں سب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے اور اس کو عرفاً گوشہ نشینی اور عزلت گزینی شمار نہیں کیا جاتا، اس لئے معتکف کی شہرت بھی نہیں

ہوتی، ہر سال بیسیوں آدمی اعتکاف کرتے ہیں کوئی بزرگ شمار نہیں ہوتا۔

حکمت نمبر ۱۴

اب دوسرا پہلو ملاحظہ فرمائیں، بعض علماء، ''اختلاط مع الانام'' یعنی لوگوں سے ملنے جلنے میں دین کی بہت خرابیاں بتاتے ہیں، اس لئے عزلت کو ترجیح دیتے ہیں سو اعتکاف ان خرابیوں سے بھی خالی ہے بالکل اعتدال کی راہ ہے۔

اختلاط میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ بعض دفعہ شریر لوگوں کی صحبت ہو جاتی ہے اور اشرار کی صحبت سے دین کا ضرر ہوتا ہے معتکف اس سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اشرار مسجد میں آتے ہی نہیں، نمازی آتے ہیں اور نمازی اکثر نیک ہوتے ہیں اور اگر کوئی ایسا ویسا ہو بھی تو نماز کے وقت وہ بھی نیک ہو جاتے ہیں اس لئے ان کی صحبت اب بھی مضر نہیں اور نماز کے بعد ایسے لوگ ٹھہرتے نہیں ہیں تو صرف نماز پڑھنے کے وقت تک صحبت رہتی ہے وہ بھی اشرار کے شر سے خالی، تو مضر بھی نہیں ہوتی۔

حکمت نمبر ۱۵

ایک مفسدہ اختلاط میں یہ ہوتا ہے کہ اختلاط میں وقت ضائع ہو جاتا ہے باتیں کرنے میں لغوبات بھی ہو جاتی ہے، معتکف اس سے بھی محفوظ ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس ایسی باتیں کرنے والے نہیں آتے اور نماز پڑھ لینے کے

بعد کوئی نہیں ٹھہرتا، دوست احباب بھی گھر ہی ملنے آتے ہیں مسجد میں کوئی نہیں آتا، اس لئے معتکف کو باتیں بنانے کا موقع کم ملتا ہے لہٰذا کثرتِ کلام کے غوائل سے محفوظ رہتا ہے اور ذکر وفکر اور تلاوت کے لئے اس کو کافی وقت ملتا ہے۔

حکمت نمبر ۱۶

اختلاط میں ایک مفسدہ یہ ہے کہ اس میں نگاہ کی حفاظت نہیں ہوتی، معتکف اس سے بھی محفوظ رہتا ہے اس کے پاس کوئی نامحرم عورت نہیں آتی، اور مسجد میں امارد (یعنی بے ریش لڑکے) بھی کم آتے ہیں اور جو آتے ہیں وہ نماز کے بعد بھاگ جاتے ہیں الغرض معتکف کو ان سے اختلاط نہیں ہوتا جس سے اعتکاف ضائع ہو، یا دوستی یا دشمنی پیدا ہو اور مزید یہ کہ نماز کے وقت نمازی ہی معتکف سے ملنے آتے ہیں یہ کسی سے ملنے نہیں جاتا، غیر نمازی کو بھی ملنا ہو تو وہی اس کے پاس آئے گا یہ خوب آزاد رہتا ہے اس کی مخلوق سے آزادی کی یہ حالت ہوتی ہے۔

نہ براشترم سوارم چواشتر زیر بارم
نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر یارم

حکمت نمبر ۱۷

اعتکاف میں عبدیت زیادہ ہے لوگ تو کھانے کمانے، سیر وتفریح میں ہوتے ہیں، معتکف اپنے آقا و مولا کے در پر پڑا رہتا ہے اور زبان حال سے یہ کہتا ہے ؎

خسر و غربت است وگدا افتادہ در کوئے شما
شاید کہ روزے از کرم سوئے غریباں بنگری

اگر معتکفین اس شعر کو متحضر رکھیں تو اعتکاف میں ایک خاص کیفیت حاصل ہوگی، گاہے گاہے پڑھ لیا کریں تو اور اچھا ہے، یہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے، وہ کہتے ہیں: خسرو ایک دور افتادہ مسافر ہے، نادار فقیر اور سائل ہے اے مولائے کریم! آپ کے در پر سر رکھ کر پڑ گیا ہے، آسرا لگائے ہوئے ہے کہ کسی وقت آپ کی نظرِ کرم ہو جائے اور لطف وکرم کی نگاہ سے دیکھ لیں تو التجا پوری ہو جائے، دونوں جہان سدھر جائیں۔

حکمت نمبر ۱۸

اعتکاف میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام معاصی کے چھوڑنے کا ثواب ملتا ہے گو وہ اس کے ذہن میں بھی نہ ہوں اور ان کے ترک کرنے کا

قصد بھی نہ کیا ہواس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ھو یعتکف الذنوب''اس کی تائیداس سے ہوتی ہے کہ اسی جملے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا'' ویجری لہ کعامل الحسنات کلھا''یعنی جن نیکیوں پر یہ قادر تھا اور اعتکاف کی وجہ سے نہ کرسکا اس نے ان نیکیوں کے کرنے کی نیت بھی نہ کی، تمام نیکیوں کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے، گواور دلیل اس عموم کی'' الحسنات کلھا'' ہے اور یہ عام ہے سب نیکیوں کو، تو جب معتکف کے لئے تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے گواس نے ان کے کرنے کی نیت بھی نہ کی ہو، اسی طرح تمام گناہوں سے بچنے کا ثواب بھی لکھا جائے گا گواس نے ان سے بچنے کی نیت بھی نہ کی ہو۔ سبحان اللہ۔

ہر طرف حسن ضیاء بار ہے اللہ اللہ
پھر بھی دل تِشنہَ دیدار ہے اللہ اللہ
یاد رکھنا تو انہیں سہل نہیں ہے لیکن
بھول جانا بھی تو دشوار ہے اللہ اللہ
یہ کھلا راز محبت میں فنا ہونے پر

کون اب کس کا طلب گار ہے اللہ اللہ

اعتکاف کی روح

اعتکاف کی روح خلوت ہے جو مجاہدہ کا ایک جزء ہے کیونکہ مجاہدہ کی حقیقت قلّتِ کلام، قلّتِ طعام، قلّتِ منام اور قلّتِ اختلاط مع الانام ہے، تو قلّتِ اختلاط اعتکاف میں موجود ہے اور اس میں اعتدال ہے، آیتِ کریمہ: ''وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف میں زیادہ مقصود توجہ الی اللہ ہے اور اس کو آسان کرنے والی محبت ہے ؎

''از محبت تلخہا شریں شود''

یعنی محبت سے بہت سی تلخیاں اور راہ کی دشواریاں آسان ہوجاتی ہیں اور مخلوق کی محبت توجہ الی اللہ سے مانع ہوتی ہے لہٰذا ''وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ'' فرما کر اسی حبِ خلق سے بچایا ہے کیونکہ بیوی سے مشغول ہونے میں طبعی نشاط کی وجہ سے اس کی طرف اس قدر توجہ ہوتی ہے کہ پھر دوسری طرف نہیں رہتی، سو اگر مباشرت کی اجازت ہوتی تو زمانۂ اعتکاف میں ایک زمانہ ایسا ہوتا کہ مخلوق کی طرف توجہ قوی ہوجاتی اور خالق سے غفلت ہوجاتی اور غیرت حق اس کو گوارا نہیں کرتی کہ ہمارا حاضر باش درباری ہو کر کسی اور طرف توجہ کرے، برخلاف

کھانے پینے کے گو ان کی طرف توجہ ہے لیکن اتنی مستی سوار نہیں ہوتی کہ کچھ یاد نہ کرے۔

اعتکاف کی روح الارواح

یاد رکھیے! خلوت اعتکاف کی روح ہے اور ذکر اللہ روح الارواح ہے، کیونکہ یہ حقیقت مذکورہ خود ذکر اللہ پر دلالت کرتی ہے، اس لئے کہ جس کے کوچہ میں سب کچھ چھوڑ کر جا پڑیں گے، کیا اس کو دل سے بھلا سکتے ہیں سو اس کی یاد ضرور ہوئی اور یہی حاصل ہے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا، سو لفظ "عاکفون" میں یہ بتلا دیا کہ اعتکاف میں اسی مقصود "عاکفون" کی طرف توجہ رہے۔

اور "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" کی حقیقت فنائے محض ہے، یعنی احکامِ الٰہی کے سامنے اپنے وہ تمام ارادے اور خواہشات جو اس کلمہ کے خلاف ہیں چھوڑ کر امتثالِ امر الٰہی ہو جائے اور اس کی یاد دل میں جم جائے، اس نیت سے اگر اعتکاف کیا جائے تو واقعی وہ معتکف ہے۔

اعتکاف کے آداب

اعتکاف کے آداب میں سے یہ ہے کہ وہاں ثواب اور نیکیوں کی باتیں کرے، خدا تعالیٰ ہمت دیں تو پورے عشرۂ آخیرہ رمضان کا اعتکاف مسنون ادا

کرنے کی کوشش کریں اور حتی الوسع افضل المساجد میں اعتکاف کیا جائے، اپنے شہر میں جس مسجد میں جمعہ ادا کیا جاتا ہے وہی افضل المساجد ہے، سفرِ حجاز میں اوّل بیت اللہ شریف، پھر مسجدِ نبوی افضل ہیں۔

اپنی طاقت کے مطابق معتکف اپنے اوقات عبادتِ الٰہی میں صرف کرے، مثلاً نوافل پڑھے، تلاوتِ کلامِ پاک کرے، تفسیر اور حدیث یا ان کی شرح کی کتابیں دیکھے، علم دین کی صحیح مستند کتابیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ، حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے صحیح واقعات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ عظام، اولیاء کرام کے حالات وحکایات ان کے اقوال وملفوظات اور دیگر نصیحت آمیز کتابیں اور مسائل شرعیہ کی کتابیں پڑھے پڑھائے، سنے اور سنائے اور جو بات سمجھ میں نہ آئے کسی اچھے عالم سے اس کا مطلب دریافت کرالے، بلکہ جو کتاب بھی مطالعہ کرے کسی اچھے عالم سے دریافت کرلے، یا اس کو دکھلالے تاکہ بجائے فائدے کے نقصان نہ ہو کیونکہ آج کل ایسی واہیات کتابیں اور رسالے بھی چھپ گئے ہیں کہ آدمی کو دین ہی سے نفرت ہو جاتی ہے، اختلافی مسائل کی کتابیں بھی حتی الوسع نہ پڑھے، ان کو عالموں کے لئے سمجھے ہاں فضائل کی کتابوں کا معمول بنائے۔

اذکارِ مسنونہ پڑھے، جتنی تسبیح بآسانی پڑھ سکے سب بہتر ہے، مثلاً تسبیحات یہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ‘‘استغفار جو یاد ہو وہی پڑھا کرے مثلاً: ’’اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ‘‘یا ’’رَبِّ اغْفِرْلِیْ‘‘ یا ’’رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ‘‘ یا ’’اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ‘‘ یا ’’سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ‘‘ یعنی سب استغفاروں کا سردار جس کی فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی ایک مرتبہ یقین کے ساتھ صبح پڑھ لے اور شام سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو، اور جو ایک مرتبہ شام کو پڑھے اور صبح صادق ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو، وہ سید الاستغفار یہ ہے:

’’اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ‘‘

اگر والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کرنا چاہے تو یہ دعا بھی کلام پاک میں آئی ہے لیکن یہ دھیان رہے کہ جو ذکر بھی کرنا ہو بالخصوص استغفار تو دھیان اور توجہ کے ساتھ کرے، کم از کم یہ خیال تو کر لے کہ میں اللہ میاں سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوں، اس کے علاوہ درود شریف کثرت سے پڑھے، صلوٰۃ التسبیح کا بہت ثواب ہے، اس کے پڑھنے سے دس قسم کے گناہ

معاف ہو جاتے ہیں، کم از کم ایک مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کرے، پانچوں وقت تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرے، اشراق کی نماز یا دو چار رکعت نفل، چاشت کی دو یا چار یا آٹھ رکعت نفل، زوال کے بعد چار رکعت سنن زوال پڑھے، یہ ظہر کی سنتوں کے علاوہ ہیں اور مغرب کے بعد چھ رکعت اوابین کی پڑھے، ان تمام نوافل کا بہت ثواب احادیث میں آیا ہے، عصر کے فرضوں سے فارغ ہو کر مغرب تک ذکر اللہ میں مشغول رہے جیسے صبح کی نماز فجر پڑھ کر اشراق تک ذکر اللہ میں مشغول ہونے کا خاص وقت ہے تہجد پڑھے جو دو رکعت سے لے کر بارہ رکعت تک ہیں نیت خواہ نفل نیت کی کرے یا سنت کی نیت کرے، دونوں طرح درست ہے، شب قدر کی پانچوں راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے کی پوری کوشش کرے، اپنے اور والدین، اعزہ اقارب اور جملہ مسلمانان عالم کے لئے دعا کرے، ایک وقت مقرر کر کے ''مناجات مقبول'' مرتبہ حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کرے، حضرت رحمہ اللہ علیہ نے قرآن وحدیث میں سے بہت اچھی اچھی دعائیں اس کتاب میں جمع کر دی ہیں، ایسی ایسی عمدہ دعائیں ہیں کہ ہم تو خیال میں بھی نہیں لا سکتے اور سب مستند دعائیں ہیں پھر جب اللہ پاک نے خود دعا کا مضمون سکھایا ہو اس کی قبولیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، سردارِ انبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر دعائیں کون مانگ

سکتا ہے وہ دعائیں آپ کو اسی ''مناجاتِ مقبول'' میں یکجا ملیں گی۔

اور جب بھی کوئی عبادت اور ذکر کرے اتنی دیر تو کرلے کہ اپنے کو کچھ مشقت ہونے لگے، ہاں اتنا زیادہ بھی نہ کرے کہ طبیعت ملول ہوجائے اور آئندہ بالکل ہی چھوڑ دے، تھوڑا ہو مگر ہمیشہ کرتا رہے وہ بہتر ہوتا ہے۔

اپنے شیخ کے تعلیم کردہ اوراد و وظائف بجالائے، کسی کو نماز اور قرآن سنا کر صحیح کرے، اپنی عمر کو بہت تھوڑی تصور کرکے جو کچھ عمل ہوجائے غنیمت جانے، لیکن ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونی چاہئے۔

اعتکاف میں پردہ ڈالنا

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، چنانچہ ''جمع الفوائد'' جلد اول، ص: ۴۳۴ پر حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''اعتکف فی قبة ترکية علی سدتها حصير'' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا جس کے دروازے پر چٹائی کھڑی کررکھی تھی، اس روایت سے پردہ کا ثبوت ہوتا ہے، دوسری روایت ''جمع الفوئد'' جلد اول، ص: ۴۳۳ پر اس طرح ہے (ابن عمرؓ): ''ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اعتکف طرح له فراشه ویوضع له سریره وراء اسطوانة التوبة'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے لئے

تخت فرش کو اسطوانۂ توبہ کے پیچھے جنت کی کیاری میں بچھا دیتے تھے اس میں تخت وفرش کا ذکر ہے اور پردہ کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا معتکف اپنے نفس کو دیکھے اگر پردہ ڈالنے سے عجب اور کبر پیدا ہونے کا یا ریا کاری کا خطرہ ہو تو پردہ نہ ڈالے تاکہ خواہ مخواہ ظاہری صورت سے یہ ناجائز امراض پیدا ہوں اور عبادت خراب ہو جائے اور اگر اس واہمہ کے پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو بلکہ یکسوئی کی خاطر پردہ ڈالے تو یہ بہتر ہے اور اس طرح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ سونے لیٹنے کے وقت یا مخصوص اوقات میں تو پردہ ڈال لے، جب ضرورت نہ سمجھے ہٹا دے، البتہ فرض نماز جماعت سے ہونے لگے اور اعتکاف کی جگہ ایسی ہو کہ پردہ پڑا رہنے سے جماعت میں خلا رہ جائے گا یا نمازی کو اگلی صف کے ثواب سے محرومی ہو جائے گی تو بستر اور پردہ دونوں اٹھا دینے چاہئیں، اس جگہ کو اس طرح محبوس نہ کرے کہ نماز کے وقت دوسرے کو تکلیف ہو، بلکہ دوسروں کی راحت کا خیال رکھنا چاہئے، یہ بھی عبادت ہے ہاں کوئی بڑی مسجد ہو اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو یا کسی ایک کونے میں ہو تو پردہ ہر وقت پڑا رہنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی درج ذیل کتابیں اور رسائل بھی، بہت آسان اور مفید ہیں، جو ہر گھر کی ضرورت ہیں، ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

- زیورات کے مسائل
- زکوۃ کے فضائل و مسائل
- فقہی رسائل (دو جلدوں میں)
- کامل طریقۂ نماز
- خواتین کا طریقۂ نماز
- صف بندی کے آداب، فضائل اور مسائل
- کرسی پر نماز کے ضروری مسائل
- موبائل فون کی نعمت اور ضروری احکام
- خواتین کی مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم
- رسائلِ جمعہ
- صلوٰۃ التسبیح کے فضائل و مسائل
- ماہِ رمضان کے فضائل و مسائل
- مسائلِ اعتکاف
- مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی ﷺ میں اعتکاف کے ضروری مسائل
- شادی بیاہ کے اسلامی احکام
- خواتین کا پردہ
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- عمرہ کا آسان طریقہ
- حج و عمرہ
- رسائلِ حج کا مجموعہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- قربانی کے فضائل و مسائل
- تقسیمِ وراثت کی اہمیت
- عیدِ سعید اور ہمارے گناہ

مکتبۃ الاسلام کراچی